REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

جلد ۲۹ — شمارہ ۴۷

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۱۱ر محرم ۱۴۰۱ ہجری — ۲۰ر نبوت ۱۳۵۹ ہش — ۲۰ر نومبر ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۸ر نومبر سے موصولہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احباب پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے جان و دل سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و عافیت اور سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کو ہر قدم پر اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

قادیان ۱۷ر نبوت (نومبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی، جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بنگال کی سالانہ کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے مورخہ ۱۲ر نومبر کو قادیان سے کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے۔ کلکتہ سے واپسی پر آں محترم صوبہ یو۔پی کی سالانہ احمدیہ مسلم کانفرنس شاہجہان پور میں بھی شمولیت اختیار کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

☆ مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ مع بچگان اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ؞

جلسہ سالانہ کا مقصد جماعت کے لوگوں کے دلوں کو آخرت کی طرف جھکانا اور اُن کے تعلقاتِ اخوت میں استحکام پیدا کرنا ہے

تاکہ وہ زہد، تقویٰ، خدا ترسی، پرہیزگاری، نرم دلی اور باہم محبت و مواخات میں دوسروں کیلئے ایک نمونہ بن جائیں

جلسہ سالانہ کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد سے متعلق سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کے ارشاداتِ عالیہ

(۱) "ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہوسکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں۔ اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں"۔ (ملفوظات جلد اول ص ۴۵۵)

(۲) "بیعت کنندگان جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔ بارہا خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے۔ اور اُن باتوں کو نہیں سُنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل ص ۱۹۳)

(۳) "سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی۔ اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے۔ یا چند دفعہ تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے اوپر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرینِ مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔ سو میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ ۲۷ر دسمبر سے ۲۹ر دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۱ ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ر دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے"

(۴) "اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"۔

(۵) "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا"۔

(۶) "اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو رُوحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اُٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائیگی"۔ (اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ صفحات الف تا د)

(۷) "اِس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو"۔

(۸) "پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا۔ اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے"۔

(۹) "ماسوا اس کے اِس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں"۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۱۰) "اِس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جُھک جائیں۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں۔ اور انکساری اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو۔ اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"۔ (شہادت القرآن ص ۹۸)

(۱۱) "لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں..... اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بُنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

(۱۲) "کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ میسر آجاویگا"۔ (اشتہار آسمانی فیصلہ ص الف تا د)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؞

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۰ نبوت ۱۳۵۹ ہش

مرحبا صد مرحبا اے قافلہ سالارِ دیں

خلیفۂ وقت کا انتہائی شفیق اور بابرکت رُوحانی وجود جماعت مومنین کی بقاء اور ترقی کا ضامن ہونے کی وجہ سے چونکہ ایک بیش قیمت الٰہی انعام کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی عارضی جُدائی بھی مومنین کے دلوں پر ازحد شاق اور گراں گزرتی ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ سفر اگرچہ خالصۃً دینی اور جماعتی اغراض و مفادات سے تعلق رکھتا تھا۔ اور بے شک اس انقلاب آفریں تبلیغی و تربیتی سفر کے دوران قدم بقدم حضور پر نُور کے شاملِ حال اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال اور خصوصی تائیدات کی رُوح پرور تفاصیل ہر احمدی کے ایمان و ایقان میں غیر معمولی اضافہ کا موجب بھی بن رہی تھیں۔ تاہم اپنے محبوب آقا کی جُدائی کے تکلیف دہ احساس اور ناسازیٔ طبع کے دوران اختیار کے جانے والے اس سفر کی طویل ترین مسافتوں اور انتہائی صبر آزما صعوبتوں کے جانگسل تصور سے مضطرب و بے چین ہر احمدی خدائے قادر و توانا کے حضور اپنے محبوب اور جان و دِل سے عزیز تر آقا کی صحت و سلامتی، مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی اور بانیل و مرام جلد از جلد واپس مرکزِ سلسلہ میں بخیر و خُوبی مراجعت کے لئے ہر آن دُعاؤں میں بھی مصروف تھا۔ سو الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان کے نتیجہ میں اپنے عاجز بندوں کی متضرعانہ دُعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے ہمیں وہ مبارک ساعت عطا فرمائی۔ اور آج ہمارے دِل اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کے تحت تشکر و امتنان کے جذبات سے سرشار اس کی بارگاہ میں اَن گنت سجداتِ شکر بجالا رہے ہیں کہ اس کے فضل اور دی ہوئی توفیق سے ہمارے جان و دِل سے محبوب اور پیارے آقا مسلسل چار ماہ کے طویل عرصہ پر مشتمل دُنیا کے تین اہم برِّ اعظموں — یورپ، افریقہ اور امریکہ کا انتہائی کامیاب و بامُراد دَورہ فرمانے کے بعد بے شمار افضال و انعاماتِ سماوی کے جلو میں مورخہ ۲۶ اخاء (اکتوبر) کو مع اہلِ قافلہ بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لاچکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک الاحسان العظیم۔

جہاں تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس بابرکت سفر کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کا تعلق ہے، خود حضور نے مورخہ ۲۸ جولائی کو کراچی سے فرینکفورٹ روانہ ہونے سے پہلے ان اغراض و مقاصد کی نشاندہی اِن الفاظ میں فرمادی تھی کہ:۔

"اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ایسے فضل فرمائے ہیں اور بیرونی ممالک میں ترقی کی ایسی راہیں کھولی ہیں کہ اُن سے فائدہ اُٹھانے اور غلبۂ اسلام کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے ان ممالک میں جانا ضروری ہوگیا ہے۔"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۸۰ء)

یہ عظیم اور مہتم بالشان اغراض و مقاصد کس طریق سے پایۂ تکمیل کو پہنچے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ غایت درجہ بابرکت سفر کس رنگ میں تمام اکنافِ عالم میں غلبۂ اسلام کے امکانات کو مزید قوی اور روشن تر کرنے کا باعث بنا، ان تمام اُمور کی رُوح پرور تفصیل اُن ایمان افروز رپورٹوں کے آئینہ میں بخوبی دیکھی جاسکتی ہے جو دَورانِ سفر مختلف ذرائع سے ہم تک پہنچتی رہی ہیں اور جنہیں ہم اپنے محترم قارئین کے ازدیادِ علم و ایمان کی غرض سے اخبار بدر میں بھی ساتھ کیساتھ شائع کرتے رہے ہیں۔

مجموعی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس تمام بابرکت للٰہی سفر میں مذکورہ بالا ہر سہ برِّ اعظموں کے تیرہؔ اہم ممالک یعنی مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، انگلستان، فرانس، نائیجیریا، غانا، کینیڈا، امریکہ اور سپین کے فعال جماعتی تبلیغی مراکز کا معائنہ فرمانے کے بعد ان ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے متعدد دُور رس نتائج کے حامل اقدامات اور اہم منصوبوں کی منظوری عطا فرمائی۔ متعدد مقامات پر جماعت کے نئے تعمیر شُدہ تبلیغی، تعلیمی اور طبی مراکز اور مساجد کا افتتاح فرمایا۔ بے شمار دانشوروں، سینکڑوں سربرآوردہ شخصیتوں اور سفارت کاروں، ہزاروں صحافیوں اور پریس کے نمائندوں اور کروڑہا عوام کے ذہنوں میں اسلام سے متعلق پائی جانے والی مختلف غلط فہمیوں کا مناسب رنگ میں ازالہ فرما کر انہیں اسلام کی حقیقی پُر امن اور حیات بخش تعلیم سے رُوشناس کرایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وسیع پریس کانفرنسوں، اہم استقبالیہ تقاریب میں شمولیت اور دیگر تمام دینی و جماعتی مصروفیات کو ان ممالک کے اخبارات، ریڈیو نشریات اور ٹیلی ویژن کارپوریشنوں سے ٹیلی کاسٹ ہونے والی رپورٹوں میں جو اہم اور نمایاں مقام حاصل ہُوا وہ بذاتِ خود اس حقیقت کا واضح اور غیر مبہم ثبوت ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بابرکت سفر جماعت کی وسیع تبلیغی سرگرمیوں کو ایک عظیم اور خوش کن انقلابی موڑ دینے کا موجب بنا ہے۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔

پس اِس سفر کی غایت درجہ کامیابی اور اللہ تعالیٰ کے بے پایاں افضال و انعامات کے جلو میں مرکزِ سلسلہ میں بخیر و خوبی مُراجعت فرما ہونے پر ہم تمام افرادِ جماعتِ احمدیہ بھارت اپنے محبُوب آقا سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں

اَھْلًا وَّ سَھْلًا وَّ مَرْحَبًا

کہتے ہوئے دِلی مبارکباد عرض کرتے ہیں اور بارگاہِ ربّ العزّت میں دست بدُعا ہیں کہ مولا کریم حضُور پُر نور کی بابرکت رُوحانی قیادت میں ہمیں نہ صرف غلبۂ اسلام کے آسمانی نوشتوں کو بتمام و کمال پُورا ہوتے دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے بلکہ اس سلسلہ میں بارگاہِ خلافت سے مزید جو ذمہ داریاں بھی ہمارے شانوں پر عائد ہوں ہم اُنہیں بھی پُوری دِلی بشاشت اور خندہ پیشانی کے ساتھ کما حقہٗ طریق پر پُورا کرنے والے ہوں۔ آمین اللّٰھم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔

خورشید احمد انور

بفضلِ رب وہ منصور و مظفّر، کامراں آیا

خدا کا شکر و احساں ہے امام کامراں آیا
وہ فرخ فال وہ تسکین دہِ قلبِ تپاں آیا

نہ ہوں کیوں اہلِ ربوہ شاد و فرحاں اس کی آمد پر
مسرت کے خزانے لے کے ہے وہ جانِ جاں آیا

دمکتا ہے زمیں کا ذرہ ذرہ جوشِ بہجت سے
ہُوا ہے رقص میں اور وجد میں ہے آسماں آیا

ہوئے ایوان ہائے ربوہ کے ہر بام و در روشن
لئے انوارِ حق تعالیٰ کا اِک سیلِ رواں آیا

شمیم انگیزیاں کیسی ہیں یہ عطرِ محبت کی
وُہ نزہت آفریں، نکہت فزا، عنبر فشاں آیا

نسیمِ رُوح پرور کی طرح نازک خرامی سے
کنول دِل کے کھلاتا وہ بصد رعنائیاں آیا

فرشتوں کی ہیں فوجیں آئیں استقبال کی خاطر
سرآمد قدسیاں جبریل اس کے ہم عناں آیا

ہزاروں کے لئے دِل موہ اُس نے خوش کلامی سے
وہ پسرِ مصلحِ موعود و سلطان البیانؑ آیا

وہ مُلکِ غیر کے ہر فلسفی و اہلِ دانش کو
جمال و حسنِ قرآں کی دکھا کر جھلکیاں آیا

رہی ہر اک قدم پر اس کے تائیدِ خداوندی
بفضلِ رب وہ منصور و مظفّر، کامراں آیا

فتوحاتِ نمایاں کا لئے اِک دفترِ اعظم
جلو میں لے کے اپنے وہ دِلوں کا حکمراں آیا

رکھی ہے قرطبہ کے شہر میں بُنیادِ مسجد کی
کشادہ کر کے راہِ دین و گلبانگِ اذاں آیا

سکوتِ پانسو سالہ کو توڑا عزمِ راسخ سے
شجاعت کا وہ پیکر۔ دینِ حق کا پاسباں آیا

یہ چرچا ہوگا اِک دن بالیقیں اسپین کا خطہ
خدا کے فضل سے زیرِ شہنشاہِ جہاںؐ آیا

جہانِ احمدیت میں کیا اِک جوشِ نَو پیدا
جمیع مومنیں کو دے کے اک عزمِ جواں آیا

ہُوئی رفتار اُن کی تیز تر فضلِ الٰہی سے
وہ دے کر مومنوں کو اک نئی تاب و تواں آیا

بجھائیں کیوں نہ جی بھر کے بس اب تشنگی اپنی
ذخیرہ آبِ شیریں کا لئے جُوئے رواں آیا

ہر اک ذرہ بدن کا پھنک گیا ہے سوزِ فرقت سے
علاجِ دردِ ہجراں بن کے وُہ ابرِ رواں آیا

چمنِ احمدیت میں ہے دِلکش تازگی چھائی
گلستانِ محمد مصطفےٰؐ کا باغباں آیا

ہے باطل کے مقدر میں ہزیمت اور پسپائی
رکاوٹ اس کی رہ میں بن کے وہ سنگِ گراں آیا

وہ شمعِ دینِ مصطفوی ہے لمعاں بر سرِ منبر
ہر اک مومن بصد ناز و ادا پروانہ ساں آیا

یہ جان و مال، عزت آبرو اس پر نچھاور ہیں
وہی وجہِ سکون و باعثِ آرامِ جاں آیا

برائے تہنیت اہلِ چرخ سے حور و ملک آئے
ہے عاجزؔ نظم یہ لے کر برائے ارمغاں آیا

سیّد ادریس احمد عاجز عظیم آبادی۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

ہمارا جلسہ سالانہ گو ایک طوعی اور نفلی اجتماع ہے لیکن بڑی اہمیت کا حامل ہے اس پر بڑی برکات نازل ہوتی ہیں!

دُنیا کے ہر خطّہ سے جہاں احمدی بستے ہیں کوئی نہ کوئی احمدی جلسہ میں ضرور شامل ہو پھر وہ جو حاصل کرے دوسروں تک پہنچائے

ابھی سے دُعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اِس جلسہ کو ہر لحاظ سے اُن تمام برکات سے بھر دے جنکی پہلے سے بشارت دی گئی ہے

از سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۱ تبوک ۱۳۵۸ ہش مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصےٰ ربوہ

تشہد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اسلام نے انسانی زندگی کے اجتماعی پہلو کو سنوارنے اور اس میں حُسن پیدا کرنے کی طرف بڑی توجہ دلائی ہے۔ اور اس پر بہت زور دیا ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ ہر فرد اپنے ربّ کے سامنے اپنے نفس کا جواب دِہ ہے۔ اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (الانعام: آیت ۱۶۵)

ہر شخص نے اپنا بوجھ آپ ہی اُٹھانا ہے، جب جزاء کا وقت آئے لیکن جہاں تک بوجھ اُٹھانے کے قابل بنانے کا سوال ہے ایک دوسرے کے ساتھ ہر مومن مسلم کو باندھ دیا گیا ہے جو

ہمارے بُنیادی ارکان

ہیں، اسلام کے ان میں سے دو میں یہ پہلو نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ ایک نماز ہے۔ دُوسرے حج ہے۔

نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور نماز باجماعت کے وقت جو کمزور ہیں اُن کا اُن کی نسبت زیادہ خیال رکھا گیا ہے جو لمبی لمبی دُعائیں کرنے والے ہیں اپنے گھروں میں۔ ایک دفعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت ہوگئی۔ شکایت کرنے والوں نے کہا کہ ہم تھکے ہوئے آتے ہیں شام کو، اور ہمارے امام الصلوٰۃ جو ہیں وہ بہت لمبی قرأت کر جاتے ہیں عشاء کی نماز میں۔ اور ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ تو آپ بہت ناراض ہوئے اس بات پر کہ تم کیوں اُن لوگوں کا خیال نہیں رکھتے۔ اور نماز سے بد دل کر رہے ہو اُن کو۔ ایسے لوگ جو گھر میں دو سُنتیں پڑھتے وقت پندرہ بیس منٹ خرچ کر دیتے ہیں جب مسجد میں آتے ہیں تو امام کو حکم ہے کہ کمزور کا خیال رکھو۔ نہ بہت چھوٹی نماز کراؤ کہ نماز مذاق بن جائے۔ نہ اتنی لمبی کرو کہ بعض لوگوں کے لئے نماز تکلیف کا باعث بن جائے۔ اجتماعی عبادت، نماز باجماعت پر بڑا زور دیا گیا۔ کیونکہ یہ بھی انسانی معاشرے میں ایک حُسن پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ اور اُمتِ محمدیہؐ کو امتِ واحدہ اور بُنیانِ مرصوص اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ کے ماتحت بنانے کے لئے یہ ساری ہدایات دی گئی ہیں۔ نماز میں دو اجتماعی پہلو ہیں۔ ایک پنج وقتہ نماز باجماعت، اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ بغیر لاؤڈ سپیکر کے مؤذن کی اذان کی آواز جہاں تک پہنچ جاتی ہے وہ اس

مسجد کا دائرہ

ہے۔ لیکن جُمعہ کے روز جس طرح آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں، اس میں شہر ہی نہیں بلکہ مضافات کے لوگ بھی جمع ہوتے ہیں۔ یہ جمعہ بھی ایک نماز ہے لیکن اس میں محلے کے، ایک چھوٹے سے حلقے کے نمازی اکٹھے نہیں ہوتے بلکہ سارے شہر کے (سوائے اس کے کہ شہر بہت بڑا ہو) اور مضافات کے بھی احمدی مسلمان جن کی میں اس وقت بات کر رہا ہوں، یا اُمتِ محمدیہ کے افراد دُنیا میں ہر جگہ کے وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو اجتماعیت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔

حج کے بھی دو پہلو ہیں جمع ہونے کے۔ ایک فرضی طور پر حج ہے۔ فرض ہے زندگی میں ایک بار ساری دُنیا کے مُسلمانوں پر۔ وہ ایک وقت میں پہلے کم ہوتے تھے۔ اب سہولتیں ہیں۔ آٹھ دس لاکھ بھی وہاں حج کے موقعہ پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور ایک نفل ہے اس کے ساتھ، عُمرہ اسے کہتے ہیں۔ وہ سارا سال چلتا ہے۔ لیکن اس میں بھی ایک اجتماعی پہلو ہے۔ عُمرہ کرنے کے لئے بھی سارا سال ساری دُنیا سے لوگ مکے میں جمع ہوتے ہیں۔ اور مدینے کی زیارت کرتے ہیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے کہ

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف آیت: ۱۵۹)

جَمِیْعًا کا لفظ عربی زبان میں ایک گروہ کے ہر فرد کے متعلق نہیں بولا جاتا بلکہ اجتماعی جو اُن کی شکل بنتی ہے اس کے متعلق بولا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ سارے کے سارے اکٹھے اس میں آجاتے ہیں اس واسطے ہر فرد بھی اس کے اندر آگیا۔ جَمِیْعًا کے معنی ہیں ایک ایسی جماعت جس کے اندر افتراق و انشقاق نہ ہو۔ جو ایک دوسرے میں ملے جُلے ہوں۔ اور جن کو اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ ایک جان کر دیا گیا ہو۔ لیکن اس عظیم وحدت کا ہر فرد اپنے طور پر، جیسا کہ میں نے بتایا، اپنے نفس کا ذمّہ دار ہے۔ جہاں تک اس کی جزاء اور سزا کا تعلق ہے۔ لیکن وہ ذمّہ دار ہے اپنے معاشرہ کا۔ اس معنی میں کہ وہ ساری اُمّت یا اپنے سارے حلقہ میں وہ معاشرہ اجتماعی رنگ میں پیدا کرنے کی کوشش کرے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہ کوشش جیسا کہ ابھی میں نے مختصراً بتایا ہے، فرض کے طور پر بھی ہے جیسے نماز باجماعت یا جیسے حج۔ اور نفل کے طور پر بھی ہے جیسے حج کے لحاظ سے عُمرہ۔ یا جیسے حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کو جو نوافل تھے اکٹھا کر دیا۔ اور باجماعت پڑھوانا شروع کر دیا۔ یا جیسے اجتماعی دُعائیں ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنی ظاہری شکل کے لحاظ سے نماز نہیں۔ لیکن نماز کا اس لحاظ سے تعلق ہے کہ نماز "اَلصَّلٰوۃُ الدُّعَاءُ" صلوٰۃ کے معنی ہی ہیں دُعا کرنا خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جُھک کر۔ تو دُعائیں انفرادی بھی کی جاتی ہیں۔ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ (آل عمران: آیت ۱۹۲) اُٹھتے بیٹھتے، کھڑے ہوتے، لیٹتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اور اس کی حمد و ثناء کرتا اور اس کی

عظمت اور عُلوِّ شان

کے ترانے گاتا ہے۔ اُسے یاد کرتا ہے۔ اُس سے مانگتا ہے۔ اس کے پیروں میں لوٹتا ہے۔ اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے لیکن باجماعت یا نفلی شکل میں جو نماز ہم پڑھتے ہیں وہ شکل تو نہیں ہے لیکن ہے وہ بھی دُعا۔ دُعا جو ہے وہ انفرادی بھی ہے جس طرح صلوٰۃ کا ایک حصہ انفرادی بھی ہے۔ سُنتیں ہیں وہ نماز کی طرح ہی پڑھی جاتی ہیں فرض نہیں ہیں اور مستحب یہ ہے کہ انسان مسجد کی بجائے اپنے گھر میں پڑھے۔ اس میں انفرادیت زیادہ آجاتی ہے۔ تو فرض کے طور پر بھی اجتماعی عبادات ہیں اور نفل کے طور پر بھی ہیں۔ نفل کے طور پر جو عبادات ہیں ان کا حلقہ بڑا وسیع ہے۔ جیسے میں نے کہا دوست اکٹھے ہو کے دُعائیں کرتے ہیں۔ اجتماع ہوتے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ وعظ کی مجلسیں ہیں۔ جو سُنانے کا حق رکھتے ہیں اُن سے سُننے کے لئے جمع

ہونے کے مواقع ہیں۔ مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس چلے جاتے تھے صحابہؓ۔ اور ان سے بھی علم سیکھتے تھے، دوسرے صحابہ سے علم سیکھتے تھے۔ جو بہت سارے ہمارے بزرگ گذرے ہیں وُہ مسجدوں میں یا اپنے گھروں میں بیٹھ جاتے تھے۔ اور آنے والوں کے کانوں میں نیکی کی باتیں ڈالتے رہتے تھے۔ ایک قسم کا اجتماعی ماحول پیدا ہو جاتا تھا۔

یہ جو نفلی اجتماعی ماحول پیدا ہونے کے ذرائع ہیں یہ چھوٹے بھی ہیں بڑے بھی ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو انسان عام ہدایت کے مطابق اپنے طور پر منعقد کرتا ہے جیسے خدام الاحمدیہ کے اجتماع ہیں۔ ایسے بھی ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے راہنمائی کی ہے۔ جیسے

ہمارا جلسہ سالانہ

...... اور آج میں جلسہ سالانہ کے متعلق ہی کچھ کہنا چاہتا ہُوں، اِس تمہید کے بعد۔

جلسہ سالانہ جو ہے ہمارا یہ ایک طوعی نفلی اجتماع ہے۔ لیکن بڑی ہی اہمیت کا حامل ہے۔ اور بہت سی برکات کا نزول ہوتا ہے اس موقعہ پر اور بڑی شان ظاہر ہوتی ہے اس کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے عظمت اور جلال کے معجزانہ جلوے دیکھنے والی آنکھ اس موقع پر دیکھتی ہے۔ اللہ فضل کرے ہماری کسی کوشش کے نتیجہ میں نہیں ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ فضل کرتا رہے۔ کبھی بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر کثرت سے بیماری نہیں آتی۔ حالانکہ اتنا ہجوم ہوتا ہے۔ چھوٹی سی جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں دوست۔ بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں صحت کو قائم رکھنے کے لحاظ سے۔ کھانے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ لوگوں کو جس کھانے کی عادت نہیں ہوتی وہ یہاں کھا رہے ہوتے ہیں۔ جس وقت کھانے کی عادت ہوتی ہے اس وقت وہ کھا نہیں سکتے۔ اس کا اثر پڑتا ہے۔ کئی لوگ ہیں ان کو ذرا بھی مرچ زائد ہو جائے تو پیچش شروع ہو جاتی ہے وغیرہ۔ ہزار قسم کی آزمائشوں میں سے اللہ تعالیٰ گذارتا ہے۔ اور ہزار قسم کے معجزات خدا تعالیٰ ہمیں اپنے دکھاتا ہے۔ ہر انسان جو شامل ہوتا ہے اس جلسے میں اگر وہ اپنی آنکھیں کھلی رکھے اور اپنے کان خدا تعالیٰ کی آواز سُننے کے لئے کھلے رکھے۔ اور اپنی آنکھیں اُس کے نُور کے جلوؤں کو دیکھنے کے لئے کھلی رکھے۔ کان بھی اور آنکھ بھی تو بہت کچھ وہ دیکھتا ہے۔ بڑی برکتیں ہیں۔ پھر نیکی کی باتیں ہیں۔ وہ کانوں میں پڑتی ہیں۔ پھر دوست ہیں وُہ آپس میں ملتے ہیں۔ اب تو ساری دُنیا سے دوست یہاں آتے ہیں۔ اور اُن کا ایک دُوسرے سے مِلاپ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں بڑی برکت ہے۔ اس میں

بڑی خوشی کے سامان

ہیں۔ اور مَیں نے اپنی آنکھوں سے نظارہ دیکھا ہے کس طرح خوشی کے ساتھ پاکستان کے دوست غیر ممالک سے آنے والے بھائیوں کے ساتھ ملاقات کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک جذبہ ہوتا ہے، ایک تڑپ ہوتی ہے، ایک دُوسرے سے آگے بڑھ کے ان سے مصافحہ کرنے کی خواہش کا نظارہ کئی دفعہ جلسہ پر آتے جاتے آنکھوں کے سامنے آگیا۔ تو بڑی برکتوں والا ہے یہ جلسہ۔ اس کے کئی پہلو ہیں۔ جن کی طرف ہر سال ہی توجہ دلائی جاتی ہے۔ ایک پہلو تو جلسے کے نظام سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک پہلو اہلِ ربوہ کی ذمہ داریوں سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک پہلو ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی جماعتِ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک پہلو ربوہ میں باہر سے آنے والوں سے تعلق رکھتا ہے۔

جو ذمہ داری ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ پر ہے وہ یہ ہے کہ اس جلسہ کی برکات کو حاصل کرنے کے لئے باہر سے ہر ملک سے دوستوں کو شریک ہونا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض ملکوں سے بہت سے دوست ہر سال آجاتے ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں کہ بعض مُلک جو ہیں اُن سے ابھی تک کوئی بھی نہیں آیا۔ اور بعض ایسے ہیں کہ جو کبھی آتے ہیں کبھی نہیں آتے۔ جب سے آنے شروع ہوئے یہ شکل ہی اُن کی اس میں شمولیت کی۔ جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ دُنیا کے ہر خطّہ سے جہاں احمدی بستے ہیں تھوڑے یا بہت کوئی نہ کوئی احمدی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یہاں پہنچے تاکہ جو حاصل کرے وہ دوسروں تک پہنچانے کا اہل ہو سکے۔ اور جو باتیں سُنے وہ پہنچائے۔ جو دُنیا میں

ایک انقلابِ عظیم

غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بپا کر رہا ہے وہ باتیں بھی سُنانی چاہئیں وُہ ہر ایک کو بتائے۔ آپس میں اتنا پختہ اور پکا ابھی تعلق نہیں ہُوا۔ حالانکہ وسائل ہیں لیکن آہستہ آہستہ ادھر جماعت توجہ کر رہی ہے۔

دُوسرے آنے والے اب تک بغیر کسی منصوبے کے آتے تھے۔ مثلاً ایک مُلک ہے وہاں سے پچاس آگئے۔ دُوسرا ملک ہے اس سے چالیس آگئے۔ ایک مُلک ہے وہاں سے ایک آگیا۔ ایک اَور ملک ہے وہاں سے کوئی بھی نہیں آیا۔ تو یہاں اِس وقت موجودہ حالت میں جو انتظام ہے وُہ ابھی زیادہ وسیع نہیں، محدود ہے۔ اس وقت تحریکِ جدید کو ابھی سے تحریک کرنی چاہیئے کہ جہاں بھی احمدی ہیں وُہ کوئی نمائندہ بھجوائیں۔ اور ایسا منصُوبہ بنانا چاہیئے کہ یہاں آنے کے بعد وُہ تنگی محسوس نہ کریں۔ کیونکہ ابھی ان کو اتنی عادت نہیں پڑی جتنی کہ ہندوستان پاکستان میں رہنے والوں کو عادت پڑ گئی۔ یہ بڑے لمبے عرصے سے جلسے میں شامل ہونے والے ہیں۔ بچپن سے جلسہ میں شامل ہونے والے بھی ہیں ان میں اتنا پیار پایا جاتا ہے۔ قادیان میں "کسیر" ایک اور گھاس تھا جو نیچے بچھایا جاتا تھا۔ اور یہاں اب پرالی ہے۔ کسیر ہی تھی وہاں غالباً۔ یہاں پرالی ہے۔ اتنے شوق سے اور پیار سے سوتے ہیں۔ جن علاقوں سے دو تین سالوں سے آ رہے ہیں احمدی مثلاً امریکہ ہے اُن میں سے بعض دوستوں نے کہا کہ ہمارے لئے چارپائیاں کیوں بچھاتے ہو۔ ہمارے لئے پرالی بچھاؤ۔ جس طرح اَور احمدی یہاں زندگی گزارتے ہیں ہمیں موقع دو کہ ہم بھی اسی طرح زندگی گزاریں اور

خُدا تعالےٰ کی برکات

سے حصّہ لینے والے بنیں۔ لیکن بہرحال آہستہ آہستہ ان کو عادتیں یہ پڑیں گی۔ ہر ملک کی اپنی عادتیں ہیں جہاں تک ممکن ہے ان عادتوں کا ہم خیال رکھتے ہیں۔ رکھنا بھی چاہیئے۔ لیکن جہاں تک اُن کے لئے ممکن ہُوا وہ ہماری عادتوں کے مطابق بھی کچھ زندگی کے دِن گزارنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ ایک تو ہر جگہ کے آئیں۔ دُوسرے اتنی کثرت سے نہ آئیں کہ یہاں ہم اُن کو سنبھال نہ سکیں فی الحال۔ ایک وقت میں تو جتنے مرضی آجائیں سنبھالے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ لیکن بہرحال کسی منصُوبے کے مطابق ان کو یہاں آنا چاہیئے

دُوسرے یہاں جب وُہ آتے ہیں تو اُن کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ اُن کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اُن کی زبان بولنے والے، سمجھانے والے۔ اس کا بھی بہتر انتظام ہونا چاہیئے دو لحاظ سے۔ ایک تو جو تقاریر ہوتی ہیں، اُن کے چاہے دو صفحے کا نوٹ ہو صرف عنوانوں کے اُوپر، وُہ اُن کی زبان میں یا ایسی زبان میں جنہیں وہ سمجھ سکیں روز رات کو تیار ہو جائے اور اُن کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ کوئی ایسا مشکل کام نہیں ہے۔ کچھ آدمی لگانے پڑیں گے اس کے اُوپر۔ بہت سے تو وہیں سمجھ جاتے ہیں انہوں نے اپنا کوئی طریقہ ایسا بنا لیا ہے سمجھنے کا۔ بعض دوست مثلاً بعض امریکن شام کو مجھے ملے اور ان کو اس

دِن کی کارروائی کے متعلّق

اُصولی طور پر یعنی جو مختلف پہلو بیان ہوئے تھے ان کے متعلق مختصراً علم تھا کہ آج یہ موضوع زیرِ بحث آئے یا ان پر تقاریر کی گئی ہیں۔

جہاں تک یہاں کی جماعت کا تعلق، پاکستان کی جماعت کا، ان کا تو کام ایک ہے اور وہ اسے کرتے ہیں اور پیار سے اور عشق سے کرتے ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ جلسے پر دوست آسکیں آئیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک گاؤں جو قریباً سارا احمدی ہو چکا ہے وہ سارے کا سارا آجائے۔ انہوں نے اپنے جانور بھی سنبھالنے ہیں، اپنے گھروں کو بھی سنبھالنا ہے، اپنے بیماروں کو بھی سنبھالنا ہے۔ اپنے بوڑھوں کو بھی سنبھالنا ہے۔ وہاں اپنی مقامی ذمہ داریاں ہیں جنہیں چھوڑ کے وہ نہیں آسکتے۔ ایک حصّہ ایسا بھی ہے صرف ایک حصّہ آتا ہے۔ ہر سال آنے والوں کی تعداد پچھلے سال سے بڑھی ہوتی ہے۔ ہر سال دُنیا کی جماعت احمدیہ کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ اس کا ایک منصوبہ اور تدبیر ہے جو پوری ہو رہی ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں دوران سال نئے احمدی ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں بچے جو مثلاً اکیلے یہاں نہیں آسکتے تھے اور ماں باپ کے ساتھ ہی آسکتے تھے وہ اکیلے آنے والے بن گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں طفل خادم بن گیا۔ خادم انصار اللہ میں شامل ہو گیا۔ چھوٹا بچہ جو ہے اُس کو شوق پیدا ہو گیا کہ میں نے ضرور جانا ہے۔ بعض

دفعہ چھ چھ سات سات سال کا بچہ پیچھے پڑ جاتا ہے کہ میں نے ضرور جلسے میں شامل ہونا ہے۔ میں پیچھے نہیں رہ سکتا۔ ہر سال ایسے نئے آتے ہیں۔ بعض ان میں سے میرے سامنے بھی آتے ہیں۔ مجھے بتاتے ہیں کہ یہ کچھ عذر بھی تھے لیکن بچوں نے کہا نہیں ہم تو نہیں چھوڑ سکتے جلسہ۔ ایک تو یہ ہر سال زیادتی ہوتی ہے

جلسے کی تعداد میں

زیادتی ہوتی ہے۔ کئی وجوہات کی بناء پر۔ ایک یہ ہے کہ تعداد بڑھ گئی جماعت کی، شوق پیدا ہو گیا بعض لوگوں میں جو پہلے نہیں تھا۔ اور جو ابھی احمدی نہیں ہوئے ان کو بھی شوق پیدا ہوتا ہے کہ جلسہ دیکھ آئیں۔ ان کی تعداد بھی ہر سال بڑھ جاتی ہے۔ قادیان میں مجھے یاد ہے کہ دو ایک سو ایسے دوست آ جاتے تھے دیکھنے کے لئے سمجھنے کے لئے، تحقیق کرنے کے لئے، اعتراض کرنے کے لئے، اس نیت سے بھی آتے ہیں۔ آئیں بے شک، کون روکتا ہے۔ تنقید کرو۔ اب یہ دو ایک صد نہیں، بلکہ ۵-۱۰-۱۵-۲۰-۲۵ ہزار کی تعداد میں آ جاتے ہیں جو احمدی نہیں، اس وجہ سے بھی زیادتی ہو گئی۔ ایسے بھی ہیں اس علاقے کے بہت سے لوگ جو صبح آتے ہیں شام کو چلے جاتے ہیں۔ یا آدھا دن کی کارروائی دیکھتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ اس سے بھی تعداد بڑھ گئی۔ پھر جو تعداد یہاں رہنے والوں کی بڑھی یا یہاں آنے والوں کی بڑھی، اس کے نتیجہ میں اہلِ ربوہ کی ذمہ داریاں بڑھ گئیں۔ اس واسطے اب میں اس طرف آ جاتا ہوں۔ یعنی پہلے میں کہہ رہا تھا جماعت۔ سو جماعت پاکستان کو میں یہ کہتا ہوں اپنی روایات کو سامنے رکھو۔ پہلے سے زیادہ پیار کے ساتھ آؤ، زیادہ تعداد میں آؤ۔ خدا کرے کہ زیادہ برکتیں لے کے واپس لوٹنے والے ہو۔

ربوہ کو صاف رکھنا

ظاہری صفائی اور باطنی صفائی کے لحاظ سے اور اسی طرح زبانوں کو بھی۔ کئی بے خیالی میں گند بول جاتے ہیں۔ گالی دے دیتے ہیں۔ باہر سے آ کے یہاں آباد بھی ہو رہے ہیں۔ بہت سارے خاندان، ان کو باہر کی عادتیں پڑی ہوئی ہیں۔ اور بدنام ہو جاتا ہے ربوہ۔ ایک مہینہ پہلے اگر کوئی خاندان یہاں کسی گاؤں سے آ کے آباد ہو جائے اور ان کے بچے اپنے گاؤں کی گالیاں بھی سمیٹ کے ساتھ لے آئیں یہاں تو جب یہاں ربوہ میں ان کی زبان سے وہ گالی نکلے گی تو میرے پاس یہ خط نہیں آئے گا کہ ربوہ سے پچاس میل پرے ایک گاؤں کے بچے کے منہ سے یہ گالی نکلی۔ میرے پاس تو یہ خط آئے گا کہ ربوہ کے جو رہنے والے بچے ہیں ان کے منہ سے گندی گالیاں نکلتی ہیں، کیوں؟ ٹھیک ہے ان کو ضرور مجھے اطلاع دینی چاہیئے۔ ان کو ضرور غصہ آنا چاہیئے کہ تربیت کیوں نہیں ہوئی۔ لیکن مجبوری بھی ہے۔ ایسی مجبوری نہیں کہ جو آپ دُور نہ کر سکیں (CONSCIOUSLY) کانشسلی یعنی بیدا مغزی کے ساتھ چوکس رہ کے۔ اپنے بچوں کو یہ عادت ڈالیں کہ سلام کہیں سڑکوں کے اوپر کتنا کوئی غصہ دلا دے۔ بچوں کو پیار بھی بڑی جلدی آ جاتا ہے اور غصہ بھی بڑا جلدی آ جاتا ہے۔ کتنا ہی کوئی غصہ دلا دے، زبان سے گالی نہیں نکلے گی دُعا نکلے گی۔ سلام نکلے گا۔ دُعائیں کرو۔ یہ باطنی پاکیزگی ہے جو ہمارے ماحول میں پیدا ہونی چاہیئے۔

پھر باطنی پاکیزگی کی بنیاد یہاں ابھی سے ہو جانی چاہیئے۔ عادتیں ڈالو ابھی سے، جو دُعائیں سب نے مل کے انشاء اللہ تعالیٰ اسی کے فضل کے ساتھ

جلسہ سالانہ کے ایام میں

کرنی ہیں اس کی بھی تو عادت ڈالو ابھی سے، اس کے لئے بھی تو تیاری کرو۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (التوبہ آیت ۴۶) کہ جب کوئی کام کرنا ہوتا ہے تو اس کے لئے تیاری بھی کرنی پڑتی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ کام تو میں نے کرنا تھا اور نظر یہ آئے کہ تیاری نہیں کی تو وہ شخص منافق ہے خدا کے نزدیک۔ اس کی بات ماننے والی نہیں۔ وہ جو اس ماحول میں سنتون آسمانوں تک پہنچتے ہیں دُعاؤں کے، اس کے لئے اہلِ ربوہ ابھی سے دُعائیں کریں۔ خدا سے مدد مانگیں۔ بڑی ذمہ داری ہے۔ بڑی ذمہ داری ہے۔ سارا انحصار جو ہے وہ ان چیزوں کے اوپر ہے کہ جلد تر غلبہ اسلام ساری دُنیا میں ہو جائے۔ دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلسے کی برکات سے حصہ دے۔ آنے والوں کو خیر سے لائے۔

خیر سے رہیں۔ خیر لے کے جائیں۔ پہلے سے زیادہ برکات کے وہ وارث ہوں۔ اور ان کے ساتھ سارے دُکھ اور تکالیف دُور ہو جائیں۔ اور پریشانیاں جاتی رہیں۔ اور ہمارے بچے جو ہیں وہ پورے روشن دماغوں کے ساتھ دُنیا کے

علمی میدانوں میں آگے ترقی کرنے والے

اور جتنا خدا اب دے رہا ہے اور بڑا دے رہا ہے، ذہن اس سے کہیں زیادہ ہمارے بچوں کو وہ ذہن دے۔ بڑا لطف آتا ہے ہر طرف سے امتحان کے بعد سے یہ اطلاعیں ملتی ہیں کہ فلاں فرسٹ آ گیا اپنی کلاس میں، یونیورسٹی کی کلاس میں فلاں اس طرح سے آگے آ گیا۔ باہر سے اطلاعیں آتی ہیں کہ سکالرشپ مل گئے۔ سکالرشپ سے یاد آیا کہ سکالرشپ نہ ملنے کے بھی ہمارے متعلق بعض منصوبے ہوتے ہیں۔ پر تمہیں اس سے کیا۔ تم تو خدا سے مانگو۔ خدا کہیں نہ کہیں سے سامان پیدا کر دے گا۔ تمہارا حق جو ہے وہ تمہیں دے گا۔ کیونکہ اس نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ جو بہت اچھے بچے ہیں ان کو جماعت سنبھال سکتی ہے اور سنبھال رہی ہے کچھ سکالرشپ دے دیئے ہیں بعض جماعتوں نے، غیر ممالک نے۔ بعض سکالرشپ کے متعلق ہمیں پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کوئی ایسی فاؤنڈیشن بھی ہے غیر ممالک میں جو سکالرشپ دیتی ہے۔ ابھی کل مجھے ایک نوجوان ایم ایس سی کا طالب علم مل کے گیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں جا رہا ہوں ولایت پڑھنے کے لئے۔ میں نے کہا تمہارے پیسے کا کیا انتظام ہے؟ اس نے ایک فاؤنڈیشن کا نام لیا اور کہا اس نے سکالرشپ دیا ہے۔ میں نے پوچھا کتنا دیا ہے؟ اس نے جو رقم بتائی وہ کم تھی۔ میں نے کہا اس سے تمہارا گزارہ نہیں ہو گا۔ فیسیں بھی نہیں پوری ہوں گی۔ اس نے کہا نہیں، فیس بھی وہ دیں گے۔ فیس کے علاوہ یہ دیا ہے۔ میں نے کہا پھر بے فکری کے ساتھ جاؤ تمہیں مالی لحاظ سے کوئی تنگی نہیں۔ تو

سامان خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے

تمہیں وفا کا تعلق اور ثباتِ قدم اور استقامت دکھانی چاہیئے۔ میں نے بڑا سوچا، ایک دن میں خدا تعالیٰ کی اتنی نعمتیں انسان پر نازل ہو جاتی ہیں کہ پھر سارا سال اگلا اگر وہ شکر ادا کرے تو اس دن کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ تو جو باقی ایک دن کم سارے سال کے دن ہیں، ان کی نعمتوں کا شکر کیسے کر سکتے ہیں۔ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (لقمان: آیت ۲۱) یہ کوئی تھیوری نہیں ہے، یہ کوئی اصول یا منطق نہیں ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور حقیقتِ زندگی ہے۔ دُنیا نہیں دیکھتی اسے، لیکن ہماری نظریں اسے دیکھتی اور پہچانتی ہیں۔ اِس لئے کہ عملاً ہماری زندگیاں اس کی گواہ ہیں۔

تو یہ ذمہ داری ہے۔ میں اہلِ ربوہ کو توجہ دلا رہا ہوں کہ آپ ابھی سے دُعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس جلسہ کو ان تمام برکات سے بھر دے جن برکات کی بشارت حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے جماعت احمدیہ کو دی گئی۔ اور جن برکات کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے اس جلسہ کے تعلق میں دُعائیں کیں۔ بڑی دُعائیں کیں حضرت مسیح موعودؑ نے۔ آپ بھی ابھی سے دُعائیں کریں تاکہ اس بڑی بنیاد کے ساتھ وہ مینار پھر اُٹھنے شروع ہوں۔ اب تو آپ کہتے ہیں بچے ملا کے بیس اکیس ہزار ہیں ربوہ میں۔ آپ کی "ایک آواز" رد کی دُنیا نے۔ آپ کے لئے ووٹ بننے کے لئے فارم نہیں بنا۔ اور آپ نے ووٹ نہیں بنایا۔ لیکن آپ اگر خدا کے ہو جائیں تو آپ کی ہر آواز ہر پکار سننے کے لئے خدا تیار ہے۔ تو گھاٹے والا سودا تو نہیں ہوا یہ۔ پس دُعائیں کریں ابھی سے جلسے کے لئے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے

خیر اور برکت کا موجب

بنائے اور ان دنوں میں جب اجتماعی رنگ میں دُعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں، ماحول ہی ایسا پیدا ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے (یہاں آنے والوں کو جلسے کے موقع پر) کہ ہم اپنے ملک کے استحکام اور اس کی سلامتی کے لئے دُعائیں کرنے والے ہوں اور وہ دُعائیں مقبول ہوں اور بنی نوعِ انسان کے [illegible] جو اس وقت ہلاکت کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں ان کے لئے ہم یہ دُعا کریں [illegible]

والے ہوں کہ خدا تعالیٰ اُن کو اپنے غضب اور قہر سے محفوظ رکھنے کے سامان پیدا کرے۔ اور قرب کی راہیں اُن پر بھی اُسی طرح کھلیں جس طرح آج وہ ہمارے پر کھولی گئی ہیں۔ اور جو وعدے دیئے گئے اُمتِ محمدیہ کو کہ ایک زمانہ میں اسلام ساری دُنیا میں غالب آجائے گا اور اسلام سے باہر رہنے والے کسی شمار میں نہیں ہوں گے۔ اتنے تھوڑے کہ نام بھی اُن کا کوئی نہیں لے گا۔ کوئی نہ جانتا ہوگا اُنہیں۔ وہ دِن جلدی آجائیں۔ اور اصل تو یہ ہے کہ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا سے دُوری اور مہجوری جو ہے یہ ایک ایسی جہنم ہے کہ ایک لحظہ کے لئے بھی ہمارا دِل اور ہمارا دماغ اور ہماری رُوح اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خدا کرے کہ ساری دُنیا جو ہے وہ اس جہنم سے محفوظ ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ کے پیار کے ٹھنڈے سایہ تلے جمع ہو جائے۔

اور اہلِ ربوہ کا دُوسرا کام یہ ہے کہ اتنے رضاکار دے دیں کہ جلسہ کے نظام میں دِقت محسوس نہ ہو۔ مَیں یہ نہیں کہتا سارے کے سارے آجاؤ۔ کیونکہ سارے کے ساروں کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مَیں یہ کہتا ہُوں کہ جتنے کی ضرورت ہے اُتنے دے دو۔ مَیں یہ کہتا ہُوں کہ اگر کسی گھر میں چار بچے ہیں طِفل یا خدام یا انصار ہیں اُن کے کرنے کے بھی بعض کام ہیں۔ وہ گھر ضرور اس خدمت میں شامل ہو کے اس کی برکات لے۔ اور کُلّی طور پر اپنے آپ کو محروم نہ کرے۔

پھر

وَسِّعْ مَكَانَكَ

کا خُدائی حُکم ہے۔ ہر سال مکان بڑھتے ہیں۔ کچھ دباؤ بہت پڑ گیا باہر۔ زیادہ مکان بنے ہیں پچھلے سال دو سال ہی جماعت کے ایک طبقہ کے مالوں میں کچھ برکت پیدا ہوئی۔ اس کی وجہ سے بھی قیمتیں بڑی بڑھا دیں آپ نے زمینوں کی۔ بہر حال مکان بھی بنے۔ ہر مکان جو ہے مَیں جانتا ہوں اس میں حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ٹھہرے ہوں گے۔ یہ مجھے عِلم ہے۔ کیونکہ مَیں افسر جلسہ سالانہ بھی رہا ہُوں۔ اور یہ جو وسعت ہے یہ دونوں طرف کی ہوتی ہے۔ ایک مکانیت میں وسعت، وہ بھی پیدا کر دے خدا۔ ایک تمہارے دِلوں میں وسعت پیدا ہونی چاہیئے کہ تم بشاشت کے ساتھ تنگی برداشت کرکے ایک حِصّہ مکان کا دو مہمانوں کے لئے۔ ایک آنے والے مہمانوں میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور ہوتی بھی ہے بڑی تعجب انگیز۔ ایک دفعہ مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ اور ہمارے نگران آنکھیں کھلی رکھنے والے بھی پھرا کرتے تھے۔ مجھے اطلاع ملی کہ ایک چھوٹا سا کمرہ ہے اور تیس مہمانوں کی روٹی وہاں جا رہی ہے۔ روٹی کا ضیاع ہو رہا ہے۔ یہ تو کہنے والوں نے کہا کہ وُہ اتنا چھوٹا کمرہ ہے کہ وہاں تیس پہلو بہ پہلو آدمی لٹا دیئے جائیں تو تیس نہیں آتے۔ مَیں نے کہا ٹھیک ہے کر لیں گے چیک۔ مَیں نے ایسا انتظام کیا کہ جس وقت گیارہ[11] اور بارہ[12] کے درمیان ہم نے دیکھا کہ سب مہمان

اپنی رہائش گاہوں میں

جا چکے ہیں اب کوئی بھی باہر نہیں رہا۔ اکٹھے ہو گئے ہیں وہاں۔ وہاں جا کے گنتی کروائی تو وہ تیس نہیں چالیس تھے وہاں اس کمرے کے اندر۔ تو روٹی کا ضیاع نہیں ہو رہا تھا۔ کفایت شعاری سے کام لیا جا رہا تھا۔ تو یہ وسعت ہے ان کی۔ کسی کو پرواہ ہی کوئی نہیں کہ جگہ تنگ ہے۔

پہلے بھی مَیں نے بتایا تھا ایک نظارہ خدا کے ساتھ، اس کے رسُول محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیار کا اور اس جلسے میں جو برکتیں نازل ہوتی ہیں ان کے ساتھ لگاؤ کا مَیں نے دیکھا۔ یہ بھی اسی زمانے کی بات ہے جب مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ ایک سپیشل گاڑی آرہی تھی۔ مَیں بھی اتفاقاً وہاں چلا گیا دیکھنے کے لئے کہ کیا کیا انتظام ہے۔ جس وقت گاڑی کھڑی ہوئی تو چند مہینوں کا بچّہ ایک ماں کی گود میں تھا۔ اس کا خاوند دُوسرے ڈبے میں تھا۔ گاڑی کھڑی ہوئی۔ اسی وقت اس کا خاوند دروازے کے سامنے آگیا۔ وُہ ماں اتنی جوش میں تھی اور اتنا جذبہ اس کے اندر پیدا ہو چکا تھا ربوہ میں پہنچنے کی وجہ سے کہ اس نے دو تین مہینے کے بچے کو پیار کے ساتھ جو ممتا کا تقاضا تھا اپنے خاوند کے ہاتھ میں نہیں دیا بلکہ یوں پھینکا اس کی طرف (حضُور نے ہاتھوں سے اشارہ کرکے بتایا) اُس نے فوراً ہی اُٹھا لیا بچے کو۔ گرا نہیں وُہ، اس کو چوٹ نہیں آئی۔ لیکن وہ عجیب نظارہ تھا جو میری آنکھوں نے دیکھا۔ تو وہ اس جذبے کے ساتھ آتے ہیں۔ جس پیار اور محبت کے ساتھ اور

قُربانی کے جذبے کے ساتھ

وہ آتے ہیں۔ اور جہاں ہم سمجھتے ہیں کہ تیس آدمی بھی رات نہیں گزار سکتے وہاں چالیس چالیس آدمی رات گزارنے کی نیت کرکے یہاں آنے والے ہیں وہ لوگ۔ اُن کے جذبہ کا آپ کے جذبہ کے ساتھ مقابلہ ہے کہ جو کچھ وہ خُدا کے حضُور پیش کر رہے ہیں خدا سے بے شمار لینے کے لئے (اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آلِ عمران: آیت ٣٨) یہ بغیر حساب ملتا ہے) آپ اُن سے زیادہ لیتے ہیں یا کم یہ تو مقابلہ ہے نیکیوں کے حصُول میں مسارعت اختیار کرنے کا اس میں میرا تعلق تو دونوں سے ہے۔ کبھی دِل کرتا ہے آپ آگے بڑھ جائیں۔ کبھی دِل کرتا ہے وُہ آگے بڑھ جائیں۔ اب آپ اپنے عمل سے بتائیں کون آگے بڑھتا ہے۔

بہر حال مکانوں کی ذمّہ داری ہے پھر صفائی میں آپ نے شامل ہونا ہے۔ خُدّام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے جو اجتماعی صفائیاں ہوں گی اُن میں۔ جس طرح غریب دُلہن ہوتی ہے۔ (غریب دُلہن مَیں جان کے کہہ رہا ہوں) ایک غریب گھرانے کی بچی جس کو زیور بھی نہیں میسّر، جب دُلہن بنتی ہے تو صاف سُتھری ہوتی ہے نا اُس وقت، تو اس طرح صاف سُتھرا ربوہ کو بنا دو۔ ہمیں سنگھار کی ضرورت نہیں لیکن صفائی کی ضرورت ہے۔ ایسا بنا دو ربوہ کو۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دیکھیں کہ اہلِ ربوہ نے صاف سُتھرا ماحول پیدا کرکے اُن کا استقبال کیا۔ اور اُن کی عزّت افزائی کی۔

اِس کے علاوہ منتظمین ہیں جلسے کا کام، جیسا کہ خود مجھے بھی تجربہ ہے اور

مَیں علٰی وجہ البصیرت جانتا ہُوں

سارا سال ہی رہتا ہے۔ جب گندم کی پیداوار تھی اس وقت جلسے کی گندم خرید لی گئی ہوگی۔ اب تو مَیں بھُول گیا ہُوں۔ اُس زمانہ میں جب مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا مجھے یہ پتہ تھا کہ آلو سب سے سستا کن دِنوں میں ملتا ہے۔ بھینس کا گھی مَیں استعمال کرتا تھا۔ اب تو مجبُور ہو کے ڈالڈا استعمال ہونا شروع ہوگیا ہے۔ بہت زیادہ قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ بھینس کے اصلی گھی کی بھی سارے سال میں ایک قیمت نہیں رہتی۔ بعض دنوں میں قیمت کم ہوتی ہے، بعض دِنوں میں زیادہ ہوتی ہے۔ مجھے پتہ ہوتا تھا کہ کس موسم میں سب سے زیادہ سستا گھی مِل جائے گا۔ گندم سب سے سستی کب ملے گی۔ آلو کب سستے ملیں گے۔ اور کب وافر مقدار میں ملیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ بہت سارے چارٹ بن گئے ہیں اب ایک پُورا نظام ہے جلسے کا بھی۔ اور ہر سال ترقی کرتا ہے۔ اُس وقت مَیں نے یہ طریق شروع کیا تھا کہ اعلان کر دیتے تھے کہ جنہوں نے جو بھی تجویز بھیجنی ہو بھیج دیں۔ ان پہ غور کریں گے۔ اور اس کے مطابق جہاں تبدیلی ممکن ہوگی کر دیں گے۔ رضاکاروں کی فہرست بنانے کا کام ہے۔ تقسیم کار کا سوال ہے۔ پیار سے ان کو سمجھانا ہے۔ سینکڑوں بچے ہوں گے جنہوں نے پچھلے سال جلسہ کے نظام میں کام کیا۔ اور ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے نہیں کیا۔ اِس سال وہ بھی کام کر رہے ہوں گے۔ عُمر جو بڑھ گئی ایک سال۔ پیار سے ان کو بتائیں، اُنہیں برکتوں سے آگاہ کریں۔ وہ ماحول خود بہت کچھ کرتا ہے۔ ایسے ایسے خدمت کرنے والے دیکھے ہیں کہ اپنی دوائی بھی بیمار کو پلا دیں اگر اس کو بخار چڑھا ہے اور اُس کو یہ احساس نہ دِلائیں کہ پلانے والے کو اس سے زیادہ تیز بخار چڑھا ہُوا ہے۔ اور اپنے لئے کے آیا تھا دوائی۔

تو بڑی محبت اور باہمی محبت اور

اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبّت

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اور بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کا جو مشن ہے اور بعثت کی غرض ہے اس کے لئے انتہائی لگاؤ یہ ساری چیزیں اپنے سامنے رکھ کے پھر اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کر کے ایک اور انسان بن جائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے زیادہ سے زیادہ آپ وارث بن سکیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ آپ جذب کر سکیں اور فرشتوں کی برآن اور ہر لحظہ معیت آپ کو حاصل ہو۔"

تحریک جدید کے ۴۷ ویں سال کے آغاز کا اعلان

خدا تعالیٰ کی حمد کریں اور تدبیر کو انتہا تک پہنچائیں

مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا دورہ یورپ کے بعد پہلا خطبہ

ربوہ ۲۴ اخاء/اکتوبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سے قبل حالیہ دورہ یورپ سے واپسی پر چار ماہ کے بعد پہلا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے ۴۷ ویں سال کا اعلان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کی بابرکت سکیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تحریک قریباً ۴۶ سال قبل اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جاری کی گئی تھی حالیہ دورے میں میں نے جو کچھ دیکھا جن نعمتوں کو پایا اور جو خوشیاں مجھے نصیب ہوئیں ان تمام نعمتوں کے ابتداء کے سامان اللہ تعالیٰ نے ۴۶ سال قبل پیدا کر دیئے تھے

حضور نے تحریک جدید پر اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۳۴ء سال قبل جماعت کی حالت آج کی نسبت بالکل مختلف تھی اس وقت بیرونی ممالک کا کوئی چندہ جماعت کے ریکارڈ پر موجود نہیں ہے لیکن آج یہ صورت ہے کہ صرف غانا میں ۵ سے ۱۰ لاکھ کے درمیان چندہ پائے جاتے ہیں۔ حضور نے جماعت کی دعوت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی زمانہ میں برٹش امپائر پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا لیکن آج وہ امپائر نہیں رہی لیکن آج حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ ہر سورج جتنا چڑھتا ہے وہ جماعت احمدیہ کو پہلے سے زیادہ [illegible] پاتا ہے حضور نے فرمایا کہ جہاں احمدی نہیں ہیں وہاں بھی جماعت کا بڑا اثر ہے۔ نائیجیریا کے حالات بدل گئے۔ یورپ کے لوگ بھی اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احترام سے لینے لگے ہیں۔

حضور نے تحریک جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پچھلے سال ۱۸ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ مقرر کیا گیا تھا اس میں وعدے تو ۱۸ لاکھ سے زیادہ کے آگئے لیکن وصولی پچھلے ٹارگٹ یعنی ۱۵ لاکھ سے بہت تھوڑی زیادہ ہوئی ہے حضور نے فرمایا کہ اس طرف توجہ ہونی چاہیئے کہ سال گزشتہ کے ۱۸ لاکھ روپے کی رقم بہر حال جمع ہو جانی چاہیئے اس میں کمی نہیں رہنی چاہیئے حضور نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ وصولی کے معاملے میں تحریک جدید کے ادارت کو پریشان نہ کریں "سال گزشتہ کے ۱۸ لاکھ بہر حال ادا کرنے ہیں یہ یاد رکھیں اور پچھلے سال کے مقرر کردہ ٹارگٹ سے آگے نکلنا ہے۔

حضور نے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال وانعامات اور برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں غانا میں چار ڈاکٹروں کو قریباً دس ہزار سیڈی دے کر غانا کو روانہ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے تحت جو ابھرا گیا اور وہاں چار ہسپتال قائم کئے گئے اب اس ملک میں جو کام دس ہزار سیڈی سے شروع ہوا تھا وہاں پر تمام اخراجات نکال کر ۲۵ لاکھ روپیہ بینک میں جمع پڑا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میرے حالیہ دورے کا ایک پہلو متعلق تحریک جدید ہے اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھروں کو اپنی نعمتوں سے بھر دیا ہے حضور نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ اس کے شکرانے کے طور پر خدا کی حمد کرو جتنی کر سکتے ہو حضور نے نہایت خوشی اور جذبہ کے ساتھ بار بار فرمایا خدا کی حمد کریں۔ حمد کریں۔ حمد کریں اور حمد کرتے ہوئے آپ کی زبانیں نہ تھکیں۔ تدبیر کو انتہا تک پہنچائیں حمد کریں اور دعا کو انتہا تک پہنچائیں تا اللہ تعالیٰ اپنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ہمارے کاموں میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے آمین۔

حضور نے فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ توحید خالص کا قیام دنیا میں ہو اس سلسلہ میں حضور نے حالیہ سفر کے دوران اپنے ایک نہایت ہی روح پرور اور ایمان افروز مکاشفہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیار کا اظہار اپنے اس سفر میں دو مرتبہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میں رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کا ورد کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ ساری کائنات میرے ساتھ حمد کر رہی ہے اور حمد باری کی سوئیں اوپر ہی اوپر آگے سے آگے بڑھتی جا رہی ہیں اس حمد کی آواز میرے کان سن رہے ہیں اور میری روحانی آنکھیں یہ منظر دیکھ رہی تھیں ایک عجیب کیفیت کا عالم تھا۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی ہے کہ توحید باری کے قیام کا وقت آگیا ہے اور دہریت اشتراکیت اور شرک اور خدا سے دوری کے تمام طریقے ختم ہو جائیں گے۔ اور یہ عمل غالباً ایک صدی کے اندر اندر قائم ہو جائے گا حضور نے فرمایا کہ دعائیں کریں اور تدبیر کو انتہا تک پہنچائیں اور ان سارے منصوبوں کے ذریعہ سے جو جماعت میں بنائے جاتے ہیں محبت و پیار کے ساتھ نوع انسانی کے دل جیتیں حضور نے فرمایا کہ اسلام کو اگر صحیح رنگ میں پیش کیا جائے تو اس میں بڑا اثر ہے۔ میں پریس کو یہ ماٹو بتاتا گیا ہوں گیا اور ایک اخبار نے ایک تصویر کے نیچے صرف اتنا لکھا

HATRED FOR NONE
LOVE FOR ALL

یہ ایک عجیب اور انوکھی بات تھی کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا سے محبت کرتی ہے اور کسی سے بھی نفرت نہیں کرتی حضور نے فرمایا تاریخ عالم اٹھا کر دیکھ لیں آپ ہر شخص کو کسی نہ کسی سے ضرور نفرت کرتا پائیں گے۔ جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جو کسی سے نفرت نہیں کرتی۔

حضور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو اسلام کی اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

خط وکتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ دینا مت بھولئے (مینجر)

اخبار قادیان

مورخہ ۳ [illegible] کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تحت لگائی جانے والی ایک "سبقی" تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمایا۔ محترم موصوف نے بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں کلاس کے طلباء کو سورۃ فاتحہ کا ترجمہ پڑھاتے ہوئے قرآن کریم کے علوم کو بہت محنت اور توجہ سے سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

مورخہ [illegible] کو مکرم مولوی رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے ہاں لڑکی تولد ہوئی نام "شگفتہ" تجویز کیا گیا ہے نیز مورخہ [illegible] کو مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے [illegible] عطا فرمایا ہے احباب ہر دو بچوں کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

مورخہ ۷ [illegible] کو شاہجہانپور کا نفرنس میں شرکت کی غرض سے محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور محترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان شاہجہانپور کے لئے روانہ ہوگئے۔

مکرم سید محمد صاحب پرنسپل کی اہلیہ محترمہ کی طبیعت گزشتہ دنوں نمونیہ اور بخار کے سبب کافی خراب ہو گئی تھی اب افاقہ ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حسب استطاعت ہر احمدی کا فرض ہے کہ اخبار بدر خود خرید کر پڑھے (مینجر)

سوئٹزرلینڈ اور آسٹریا کے دورہ سے واپسی کے بعد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرینکفورٹ میں دو ہفتہ قیام اور اہم مصروفیات

۱۷ر جولائی ۱۹۸۰ء بروز جمعرات

۱۱ر تا ۱۶ر جولائی سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا مع اہل قافلہ ۱۷ر جولائی کو فرینکفورٹ واپس جانے کے لئے زیورک سے روانہ ہوئے۔

زیورک سے روانگی کی تفصیل

روانگی موٹرکاروں کے ذریعہ دن کو ۱۱ بج کر ۲۰ منٹ پر عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے احباب اور مستورات نے مشن ہاؤس میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو بہت پُرتپاک طریق پر الوداع کہا اور دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ مزید براں سوئٹزرلینڈ کے مبلغ مکرم نسیم مہدی صاحب مع بیگم۔ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب آف بھا مڑی۔ مکرم ملک خالد صاحب ابن محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم آف ملتان مع بیگم۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مع بیگم۔ مکرم محبوب علی صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب ڈینٹل سرجن لاہور۔ مکرم سعادت احمد صاحب پراچہ آف جینوا مع اہل و عیال۔ مکرم منور احمد صاحب پراچہ اور مکرم فضل الرحمٰن خان صاحب آف بنگلور علیحدہ موٹرکاروں میں مشایعت کی غرض سے ساتھ ہی روانہ ہوئے۔ یہ سب احباب سوئٹزرلینڈ کے سرحدی شہر بازل تک حضور کے ہمراہ آئے اور وہاں پر حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ حضور نے ان سب احباب کو اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے جملہ خواتین کو شرف مصافحہ عطا فرما کر انہیں واپس جانے کی اجازت دی۔ سرحد کے اس پار جرمنی کے علاقہ میں مبلغ انچارج جرمنی مکرم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب۔ مکرم مظفر غازی صاحب اور مکرم رفیق اختر رووزی صاحب حضور کے استقبال کے لئے فرینکفورٹ سے آئے ہوئے تھے۔

بازل سے فرینکفورٹ تک کا سفر

ان کی مشایعت میں حضور نے بازل سے فرائی برگ (FRIBURG) تک فرینکفورٹ جانے والی شاہراہ (آٹوبان) پر سفر طے کیا۔ اور پھر یہاں سے سڑک واقع BREISACH نامی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد یہاں سے جرمنی کے خوبصورت ترین علاقے (جو بلیک فارسیٹ کے نام سے مشہور ہے) میں داخل ہو کر قریباً چالیس میل کی مسافت طے کی۔

حضور نے اس علاقہ کی بلند ترین اور نہایت پُرفضا مقام پر واقع ہوٹل الیگزینڈر شنسے نیبس HOTEL ALEXANDERS SCHANZE KNIEBIS میں شام کی چائے نوش فرمائی یہاں سے روانہ ہو کر حضور نو بجے شب مع اہل قافلہ بخیریت احمدیہ مشن ہاؤس فرینکفورٹ میں ورود فرما ہوئے یہاں بہت سے مقامی احباب حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ حضور نے موٹر سے اُترنے کے بعد ان سب احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

۱۸ر جولائی ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک

۱۸ر جولائی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد نور میں ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ کے قیام فرینکفورٹ کے دوران یہ تیسرا جمعہ تھا۔

حضور کے مسجد میں تشریف لانے کے بعد مکرم مقصود احمد صاحب نے اذان دی۔ بعدۂ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت سے خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بہت اچھی اچھی دعائیں سکھائی ہیں ظاہر ہے یہ دعائیں عربی زبان میں ہیں۔ ہمیں یہ دعائیں آنی چاہئیں اور ان کے معنے بھی آنے چاہئیں۔ ان دعاؤں میں اللہ تعالیٰ نے ہماری تفصیلی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا ہے اور ہمیں اپنی جن کوتاہیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بطور خاص ضرورت ہوتی ہے انہیں بھی مدنظر رکھا ہے ان میں سے بعض بنیادی دعائیں ہیں جن میں ہماری سب ضرورتیں اور حاجتیں آجاتی ہیں اور ہماری جملہ کوتاہیوں کے بُرے اثرات کے ازالہ پر بھی وہ حاوی ہیں مثال کے طور پر ایسی بنیادی دعائیں ہیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(البقرہ آیت ۲۰۲)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا کی زندگی میں بھی کامیابی دے اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

اسی طرح ایک اور چھوٹی سی دعا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کی اور خدا تعالیٰ نے اسے قرآن مجید میں بیان کر دیا تاکہ ہم بھی وہ دعا کریں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں وہ دعا یہ ہے کہ:-

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

(القصص آیت ۲۵)

اس کے معنے ہیں کہ اے اللہ جو خیر بھی تیری طرف سے نازل ہو میں اس کا محتاج ہوں۔ خیر کے معنے بہت وسیع ہیں خیر کے معنوں کا پتہ خود قرآن مجید کی بعض دوسری آیات سے لگتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(آل عمران آیت ۲۷)

اس کے معنی ہیں تو کہہ اے اللہ تو سلطنت کا مالک ہے جسے چاہتا ہے سلطنت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلطنت لے لیتا ہے جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ سب خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور تو یقیناً ہر ایک چیز پر قادر ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ملک کا ذکر کیا ہے ملک کا یہ لفظ دونوں قسموں کے ملکوں پر حاوی ہے یعنی ایسے ملک پر بھی جن کا بادشاہت سے تعلق ہے اور ایسے ملک پر بھی جس کا بادشاہت سے تعلق نہیں مؤخر الذکر ملک کو دینی اصطلاح میں روحانی بادشاہت کہتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

سو ملک کے لفظ میں دنیوی بادشاہت اور روحانی بادشاہت دونوں شامل ہیں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق کسی ایک ملک سے نہیں بلکہ ساری دنیا کے ساتھ ہے اس لئے آپ کو جو ملک عطا ہوا ہے اس سے مراد روحانی بادشاہت ہے۔ اسلام میں کوئی مجدد ایسا نہیں آیا جس کا تعلق اپنے علاقہ اور اپنی صدی سے باہر کے علاقہ اور صدی سے ہو۔ لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں صرف چودھویں صدی کا مجدد نہیں بلکہ مجدد الف آخر ہوں اسی لئے آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی اپنی روحانی بادشاہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا ملک سب سے جدا ہے اور میرا تاج رضوان یار ہے۔

بتانا میں یہ رہا ہوں کہ خیر کے معنوں میں دونوں ملک شامل ہیں ایک دنیوی لحاظ سے ملک اور دوسرے روحانی لحاظ سے ملک۔ دوسری چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے وہ ہے عزت۔ ایک عزت دنیوی ہوتی ہے اور ایک عزت وہ ہوتی ہے جو اللہ کی نگاہ میں کسی انسان کی ہو اور وہی فی الاصل قائم رہنے والی عزت ہوتی ہے سو اس آیت میں چار چیزوں کا ذکر ہے ایک دنیوی ملک کا دوسرے روحانی ملک کا۔ تیسرے دنیوی عزت اور چوتھے اس عزت کا جو کسی انسان کی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہوتی ہے پھر اس میں نفی بھی ہے اور اثبات بھی یعنی ملک اور عزت ملنے کا بھی ذکر ہے اور کوتاہیوں اور غفلتوں کے نتیجہ میں ملک اور عزت چھینے جانے کا بھی۔ ان چاروں چیزوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا بِیَدِکَ الْخَیْرُ یعنی اے اللہ ہر قسم کی خیر تیرے ہی ہاتھوں میں ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو تمام دنیوی نعمتیں اور ہر قسم کے روحانی افضال و انعامات خیر میں شامل ہیں خیر کا لفظ ان تمام نعمتوں اور رحمتوں پر حاوی ہے جو انسان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتی ہیں ان نعمتوں اور رحمتوں کے حصول کے لئے ہمیں دعا کی تعلیم دی گئی ہے یہ اسلام ہی ہے جس نے چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ضروری قرار دیا ہے اور اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت سی دعائیں سکھائی ہیں۔ قرآنی دعاؤں کے ساتھ ساتھ وہ سب دعائیں کرنا اور کرتے رہنا ہمارا فرض ہے۔

اسی طرح رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ایک چھوٹی سی دعا ہے جو خود خدا تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں سکھائی ہے اسے آپ فارغ اوقات

ہیں اور کام کرنے کے دوران بھی پڑھ سکتے ہیں آپ کو یہ دعا بکثرت کرنی چاہئیے اور اس طرح خدائی افضال و انعامات کا مورد بننے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے مزید فرمایا دوسری بات جو میں اس وقت کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ ہمارے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کے لئے کسی کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں یہ خیال کرنا غلط بات ہے کہ جب تک حکومت ہمیں مسلمان تسلیم نہ کرے خدا بھی ہمیں مسلمان نہیں مانے گا ایسی کسی سند کی ضرورت نہیں۔ ہاں ہمیں فکر یہ کرنی چاہئیے کہ ہمارا خدا ہم سے ناراض نہ ہو جائے اس سے کبھی بے وفائی نہیں کرنی اصل تو خدا ہے بنیادی حقیقت اسی کی خالص توحید باری تعالیٰ ہے اس کو چھوڑ کر اس کو ناراض کر کے ہم کہاں جاتے ہیں انسانوں کی پرواہ نہ کرو انسان کی حیثیت ہی کیا ہے وہ ایک ایٹم اور ایک ذرہ پیدا کرنے پر بھی قادر نہیں ہے اس لئے بجز خدا کے کسی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہمیشہ سر اٹھا کر صرف خدا سے ڈرو اور ہمیشہ اس فکر میں رہو کہ وہ ناراض نہ ہو جائے۔

خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان بنے رہنے کی اہمیت واضح کرنے اور اس سے متعلق بعض اور امور کی وضاحت کرنے کے بعد آخر میں حضور نے فرمایا میں نے دو باتیں آپ کو بتائی ہیں ایک تو میں نے ربّ انی لما انزلت الیّ من خیر فقیر کی دعا کرنے کی تلقین کی ہے دوسرے میں نے بتایا ہے کہ خدا سے کبھی بے وفائی نہ کرو بلکہ ہیں کہ خدا میں ہو کر زندگی گزارو اور اپنی زندگیوں میں اسلام کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھاؤ کہ یہ لوگ (مغربی جرمنی کے باشندے) اسی دنیا کی طرف کھنچے چلے آئیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا ہے۔

پھر فرمایا۔ کل (۱۹ جولائی ۱۹۸۰ء) کو ہیمبرگ ہوتے ہوئے سکنڈے نیوین ملکوں میں جانے کا ارادہ ہے وہاں ایک نئے مشن کا افتتاح کرنا ہے وہاں ایک بلڈنگ ڈیڑھ ملین کرونر میں ملی ہے اگر مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ہمیں اور بھی زیادہ مناسب اور موزوں جگہ مل گئی تو یہ دو تین ملین کرونر میں بک جائے گی کیونکہ وہاں بھی جائیداد کی قیمت برابر بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سکنڈے نیوین ملکوں میں اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کے جلد سامان کرے۔ آمین۔

چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اگلے روز فرینکفورٹ سے ہیمبرگ روانہ ہو رہے تھے اس لئے حضور نے خطبہ ثانیہ کے دوران احباب فرینکفورٹ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو بھی خیر سے رکھے۔ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کی ہر قسم کی پریشانیوں کو دور کرے آمین۔

خطبہ جمعہ جو سوا دو بجے شروع ہوا دو بجکر پچپن منٹ پر ختم ہوا اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ چونکہ حضور کے دورہ یورپ میں قیام فرینکفورٹ کا آخری جمعہ تھا اس لئے احباب اور مستورات دور دور سے بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے نصرت مسجد کا مسقف حصہ نمازیوں سے پُر تھا بلکہ مسجد سے باہر بھی صفیں بنا کر احباب نماز میں شریک ہوئے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے مستورات کی ملاقات

نماز جمعہ کے بعد احمدی خواتین نے جو بہت بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا حضرت سیدہ مدظلہا نے جملہ بہنوں اور بچیوں کو مصافحہ کا شرف بخشا اور ان سے بہت محبت اور شفقت سے باتیں کر کے انہیں اسلامی شعار کی پابندی اختیار کرتے ہوئے جرمن خواتین کے سامنے اسلامی طرز معاشرت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی اور انہیں اس تعلق میں بہت قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا۔

حضور کے ایک قدیمی دوست کی آمد

بوقت سہ پہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگلستان میں زمانہ طالب علمی کے ایک قدیم جرمن دوست مسٹر پیرنم اور ان کے صاحبزادے جو ایک کامیاب صنعت کار ہیں تشریف لے آئے انہوں نے حضور سے ملاقات کی جو اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی ان کے جانے کے بعد ایک جرمن ماہر تعمیرات جنہیں حضور نے مشورہ کے لئے بلایا تھا آ گئے حضور نے ان سے موجودہ مشن ہاؤس اور مسجد میں توسیع کے بارہ میں مشورہ کیا

بچوں میں چاکلیٹ کی تقسیم

چونکہ اس روز حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا سے مستورات کی ملاقات تھی اس لئے بہت سی خواتین ملاقات کے بعد بھی مشن ہاؤس کے ایک حصہ میں ٹھہری ہوئی تھیں اور ان کے چھوٹے بچے مشن ہاؤس کے احاطہ میں باہر کھیل رہے تھے ان کی آوازیں سن کر ساڑھے چھ بجے شام کے قریب حضور ہاتھوں میں چاکلیٹ کے پیکٹ لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا بچوں کی آوازیں آ رہی تھیں سب بچوں کو بلایا جائے تاکہ میں انہیں چاکلیٹ دے سکوں۔ بچوں کو بلایا گیا وہ کھیل کود چھوڑ دوڑے دوڑے آئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور نے ان میں چاکلیٹ تقسیم کی بچے حضور کے دست مبارک سے چاکلیٹ لے کر بہت خوش ہوئے حضور نے بچوں کو چاکلیٹ کھانے کا ارشاد فرمایا انہیں تو اشارہ چاہیئے تھا فوراً ہی اپنا اپنا پیکٹ کھول کے مزے لے لے کر کھانے لگے حضور انہیں چاکلیٹ کھاتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور انہیں محبت بھرے لہجے میں باتیں کیں اور ان کے سروں پر دست شفقت پھیرنے کے بعد اندر واپس تشریف لے گئے۔

علم و عرفان کی عمدہ مجلس

حضور کو اندر گئے ہوئے پندرہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ حضور پھر اچانک دفتر میں تشریف لے آئے اس وقت تک اکثر احباب جا چکے تھے۔ ڈیوٹی روم میں راقم الحروف مسعود احمد دہلوی کے علاوہ مکرم جناب چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ اور ڈیوٹی پر موجود چند خدام ہی تھے حضور ڈیوٹی روم میں ہی تشریف فرما رہ کر ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک حاضر احباب سے باتیں کرتے رہے دوران گفتگو حضور نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے وہ اپنی اس جماعت اور اس کے افراد کو تائید و نصرت اور افضال و انعامات سے نوازتا چلا آ رہا ہے یہ مجلس عرفان احباب کے لئے بہت ازدیاد ایمان کا موجب ہوئی۔ رات نو بجے مسجد نور میں مغرب و عشاء کی باجماعت نمازیں ادا کی گئیں۔

مورخہ ۱۹ جولائی بروز ہفتہ ٹھیک گیارہ بجے حضور فرینکفورٹ سے ہیمبرگ کے لئے روانہ ہوئے اس طرح فرینکفورٹ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قریباً دو ہفتہ قیام از حد خیر و برکت کا موجب ثابت ہو کر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۱۱/۸ کو بعد نماز فجر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مکرم جمیل احمد صاحب ریڈیو مکینک ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ذاتی کارکن نظارت دعوت و تبلیغ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم آف بانڈہ کرناٹک مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

مکرم خلیل الرحمٰن صاحب نے اس موقع پر مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

(۲) عزیزم محمد طارق محی الدین صاحب آف نارس کا نکاح عزیزہ عشرت پروین سلمہا بنت مکرم عبد الستار صاحب آف کانپور کے ساتھ مبلغ ۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر مورخہ ۵/۸ کو محلہ چمن گنج کانپور میں خاکسار نے پڑھا۔ تقریب نکاح میں غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ لڑکے کے والد مکرم غلام محی الدین صاحب نے اس موقع پر مبلغ یکصد روپے اور مکرم عبد الستار صاحب نے مبلغ بیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے جزاہما اللہ تعالیٰ رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۳) مورخہ ۲۷/۸ کو چنتہ کنٹہ میں عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم سراج احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم سید مبشر الدین صاحب ابن مکرم سید نعیم الدین صاحب آف وڈمان کے ہمراہ گیارہ صد پچیس روپے حق مہر پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے پڑھا اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی اگلے روز مکرم سید مبشر الدین صاحب نے ولیمہ کی دعوت پر چار صد افراد کو مدعو کیا مکرم سراج احمد صاحب اور مکرم سید نعیم الدین صاحب نے علی الترتیب بیس بیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ہمبرگ میں ورودِ مسعود

اور

احباب جماعت کی طرف سے پرجوش استقبال

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں اور سلسلہ عالیہ کی عظیم مہمات کی ادائیگی سے متعلق بیش بہا نصائح

فرینکفورٹ سے روانگی
ہمبرگ میں ورودِ مسعود اور استقبال

۱۹ جولائی بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے حضور فرینکفورٹ سے ہمبرگ کے لئے روانہ ہونا تھا ہمبرگ جرمنی کے شمال میں فرینکفورٹ سے ۵۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے حضور سفر کے لئے تیار ہو کر پونے گیارہ بجے مشن ہاؤس سے مسجد نور میں تشریف لائے اس روز صبح ہی سے بارش ہو رہی تھی پھر بھی احباب اور مستورات دونوں ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو الوداع کہنے اور دلی دعاؤں سے رخصت کرنے کے لئے [illegible] بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے جہاں مستورات نے مشن ہاؤس میں حضرت سیدہ مدظلہا سے الوداعی ملاقات کی وہاں احباب جماعت نے مسجد نور میں حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا حضور نے [illegible] احباب کے بار [illegible] کرنے کے بعد اجتماعی دعا کرائی [illegible] جملہ احباب [illegible]

[illegible] مرکھنے اور [illegible] کسی [illegible] ہوا جو احباب [illegible] بجالا [illegible] سال [illegible] اور حضرت سیدہ مدظلہا موٹر کاروں کے ذریعہ ساڑھے گیارہ بجے [illegible] فرینکفورٹ سے ہمبرگ کے لئے روانہ ہوئے جونہی کاریں حرکت میں آئیں قطاروں میں کھڑے ہوئے احباب نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا مبلغ انچارج مغربی جرمنی مکرم صاحبزادہ منصور احمد خان صاحب نیز مکرم [illegible] صاحب اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفور [illegible] صاحب بھی ہمبرگ جانے کے لئے قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمارے

جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم ہدایت اللہ جیولیشی اور مکرم رفیق اختر روزی صاحب اپنے طور پر علیحدہ عازم ہمبرگ ہوئے تاکہ ہمبرگ میں بھی موجود رہ کر وہ خدمت بجا لانے کا شرف حاصل کر سکیں۔

ہمبرگ جانے والی شاہراہ (آٹوبان) پر دو سو میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد حضور نے کاسل (KASSEL) نامی مقام کے قریب ایک ہوٹل میں تین بجے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور وہاں سے سوا چار بجے سہ پہر ہمبرگ کی طرف روانہ ہو کر سفر جاری رکھا جب مزید اڑھائی پونے تین سو میل کا سفر طے کر کے حضور "امیلزرو" نامی مقام پر پہنچے جہاں سے ہمبرگ ۳۰ میل کے فاصلہ پر تھا تو وہاں حضور نے مبلغ ہمبرگ مکرم لئیق احمد منیر صاحب جرمن نومسلم احمدی بھائی مکرم [illegible] صاحب نامزد مبلغ افریقہ سے آئے ہوئے طالب علم مکرم مبارک احمد صاحب گھانا [illegible] اور مکرم ناصر محمود صاحب کو استقبال کے لئے موجود پایا یہ سب احباب حضور کا خیر مقدم کرنے کی غرض سے ہمبرگ سے آئے ہوئے تھے حضور نے یہاں موٹریں رکوا کر موٹر سے نیچے بیٹھے بیٹھے ہی انہیں مصافحہ کا شرف بخشا اور پھر اپنی چادروں [illegible] احباب کی شائستہ میں [illegible] رکھتے ہوئے ۶ بجے شام [illegible] ہمبرگ پہنچے [illegible] میں بیت السبوح [illegible] کے [illegible] پہنچے [illegible] جنہوں نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد [illegible] خاتم الانبیاء زندہ باد [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا حضور ان کی قطاروں کے درمیان میں سے گزرے اور سب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا [illegible] عمر سے بچی احمدیہ [illegible] اندر تشریف لے گئے [illegible] سے اندر [illegible] امۃ اللہ [illegible] ہمبرگ [illegible] سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا [illegible] خیر مقدم کیا۔

۲۰ جولائی ۱۹۸۰ء بروز اتوار

۲۰ جولائی کا دن [illegible] انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں [illegible] حضور [illegible] ملاقاتیں [illegible]

جرمن نومسلم احباب اور افریقن طلباء کی ملاقات

بعد [illegible] حضور [illegible] قبل دوپہر جرمن [illegible] سعید [illegible] ناصر [illegible] چار [illegible] [illegible] اور ایک [illegible] افریقن احباب [illegible] [illegible] مقدر ہے [illegible] [illegible] بھی [illegible] سے نتیجہ [illegible] آرا [illegible] کی [illegible] اور بے تحریکیں ہیں [illegible] جو یہ ہے کہ جس نے خاص مسلمانوں کے لئے سب سے پہلے تعلیمی ادارے کھولے پہلے تو یہ حالت تھی کہ اگر کوئی مسلمان بچہ کسی عیسائی سکول میں داخلہ لیتا تو اس کا نام بدل کر اسے ایک عیسائی نام دے دیا جاتا اور اس نئے نام پر اسے سکول میں داخل کیا جاتا۔ مثال کے طور پر ایک بچے کا نام ہوتا محمد دو اسے ایم پیٹر میں بدل دیتے اور وہ پیٹر کے نام سے پکارا جاتا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ وہ سکول میں تدریس کے دوران از خود اپنے آپ کو عیسائی سمجھنے لگتا۔ اب ہماری جماعت نے وہاں

[illegible] کے سکول قائم کر کے صورت حال کو یکسر بدل دیا ہے اب کسی مسلمان بچہ کو چپکے سے عیسائی نہیں بنایا جا سکتا۔

حضور نے جرمن [illegible] کے بحث [illegible] کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا سائیکالوجی [illegible] سے انسانی نفسیات کے مطالعہ [illegible] انسانی نفسیات کو سمجھنا اور اس کا مطالعہ کرنا ایک بہت مشکل مضمون ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو محض جسمانی قوتیں ہی نہیں دی ہیں بلکہ ذہنی اور قلبی اور بہت سی دوسری قوتیں بھی عطا کی ہیں اس لئے انسان کو پوری طرح سمجھنا آسان نہیں ہے بچہ ہمہ جہتی تربیت کا محتاج ہوتا ہے سکول میں بچے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے ہر مذہب کے متعلق بتایا جائے اور اس طرح [illegible] مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرنے کا موقع عطا کیا جائے تاکہ ان کے مذہبی تصورات [illegible] خطوط پر نشوونما پا سکے۔

حضور نے مسٹر [illegible] کی کتاب

THE ESSENCE OF ISLAM

[illegible] کا تذکرہ [illegible] اور بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود کی پرمعارف تحریرات کے بعض اہم اقتباسات کے انگریزی ترجمہ پر مشتمل ہے [illegible] اسلام، اللہ تعالیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن مجید کے بارہ میں ہیں [illegible] مطالعہ [illegible] انسان کو ایک نئی بصیرت [illegible] اور حقائق و معارف کا ایک نیا [illegible] ہوتا ہے اور وہ محسوس کرتا [illegible] پر

[illegible] دفات کے ذکر [illegible] بہت [illegible] متعلق [illegible] حضور [illegible] علیہ السلام [illegible] صلیب [illegible] زخم مندمل ہونے پر [illegible] قبائل کی تلاش [illegible] ایران اور افغانستان [illegible] کشمیر آ گئے وہیں انہوں [illegible] [illegible] موجود ہے حضور نے اس کے [illegible] امر کا بطور خاص ذکر کیا کہ افغانستان کے پشتون [illegible] لوگوں [illegible] حضور نے ایک یہودی کی کتاب کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس نے لکھا ہے کہ افغان باشندے وہی وضع قطع، لباس اور طرز بود و باش میں مجھ سے بھی بڑھ کر یہودی ہیں۔ حضور نے خود قرآن مجید اور اناجیل کی آیات کی روشنی میں مسیح علیہ السلام کا صلیب سے زندہ اترنا اور بعد میں لمبی عمر پا کر وفات پا جانا ثابت [illegible] حضور نے ان تاریخی اور علمی کتابوں کا بھی ذکر کیا جن

میں مسلم [illegible] کا ذکر ہے۔ [illegible] سے تجھے والے زخموں کے اندمال کے لئے تیار کر دی گئی تھی۔

یہ ملاقات قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی اس کے دوران اس امر کا بھی ذکر آیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے حضور نے اس کی متعدد مثالیں بھی بیان فرمائیں

ہمبرگ اور اسکی ماتحت جماعتوں کی اجتماعی ملاقات

۲۰ جولائی کو پونے بارہ بجے دوپہر برلن، نومسلم احمدیوں اور ہمبرگ میں مقیم پاکستانی باشندوں کو ملاقات کا شرف عطا فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ۱۲ بجکر ۲ منٹ پر مسجد فضل عمر میں تشریف لا کر ہمبرگ اور ہمبرگ مشن سے منسلک دیگر شہروں کی جماعتوں کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا اس وقت مسجد میں ڈیڑھ صد سے زائد احباب موجود تھے۔ حضور نے تربیتی اور تبلیغی امور سے متعلق انہیں بیش بہا نصائح سے نوازا

کھلی فضاؤں میں قائم کی جانیوالی غیر مسقف مسجد اور اس کی اہمیت

حضور نے احباب کے قریب کرنے پر [illegible] سب سے پہلے کھلی فضا میں [illegible] غیر مسقف مسجد [illegible] کا ذکر فرمایا اور اس کی [illegible] پر روشنی ڈال کر احباب کو اس پر [illegible] اور اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا میں خدائی وعدوں کے مطابق جماعت کی [illegible] ہوتی [illegible] اور ہر مقام پر جگہ کی [illegible] زمین کے حصول میں [illegible] کے پیش نظر یہ سوچ رہا ہوں کہ OPEN MOSQUE یعنی کھلی فضا میں قائم کی جانے والی غیر مسقف مسجد بھی بنائی جا سکتی ہے۔ اس کی مثال خود اسلامی تاریخ میں موجود ہے [illegible] کی مثال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عید کی نماز آبادی [illegible] ادا فرماتے تھے۔ آپ [illegible] کی پیروی میں [illegible] بناتے اور [illegible] کا طریق [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] پر عمل کرتے ہوئے جگہ [illegible] غیر مسقف مسجد بنا کر ان سے عبادت [illegible]

اور مذہبی پروگراموں پر عمل کرنے کے سلسلہ میں فائدہ اٹھا سکتے ہیں

حضور نے فرمایا آپ شہر سے [illegible] دو میل پر زمین خرید لیں باہر زمین آسانی سے مل بھی جائے گی آپ وہاں OPEN MOSQUE بنائیں نمازوں کی ادائیگی کے لئے جگہ مقرر کریں نیز باقی زمین میں آپ سایہ دار درخت لگا کر اور بارش وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے [illegible] کی طرز پر ایک شیڈ ڈال کر وہاں اپنے اجتماعات منعقد کر سکتے ہیں۔ بچوں کے کھیلوں کا انتظام کرنے کے علاوہ وہاں ان کی دینی تربیت کے [illegible] انتظام کر سکتے ہیں اور جب چاہیں وہاں پکنک بھی منا سکتے ہیں۔ الغرض عبادات بجالانے اور دینی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں OPEN MOSQUE سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا کی رو سے ساری زمین ہی [illegible] مسجد بنا دی گئی ہے تاہم ایک [illegible] کی حد بندی کر کے اسے [illegible] جا سکتا ہے [illegible] عبادت گاہ قائم کر کے اس سے [illegible] فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

دینی نقطۂ نگاہ سے دنیوی علوم کی اہمیت

گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ایک اور بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے دینی و دنیوی علوم میں [illegible] نظریہ کی تردید [illegible] لوگوں کی بہت بڑی غلطی تھی کہ انہوں نے دنیوی علوم کو خلاف اسلام قرار دے کر ان کی تحصیل سے لوگوں کو منع کیا۔ اللہ تعالیٰ [illegible] کی تعلیم [illegible] آیت قرار دیا ہے جس طرح [illegible] کو آیت قرار دیا [illegible] چمکدار کرنا آیت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر چیز خواہ وہ کتنی ہی [illegible] ہو اللہ تعالیٰ کی آیت ہے۔ قرآن مجید نے تو [illegible] صورت [illegible] آیت قرار دیا ہے اور سورج [illegible] غروب ہونے کو بھی آیت قرار دیا ہے اور ان آیات پر غور کرنے والوں کو اولوالالباب قرار دیا ہے [illegible] السمٰوٰت [illegible] لآیات لاولی

الالباب۔

حضور نے فرمایا [illegible] آپ جس کو دنیوی علم کہتے ہیں ہمارے نزدیک وہ بھی دینی علم ہے ہم دینی و دنیوی علم کی تفریق کو تسلیم نہیں کرتے ہیں دنیوی علم جب تک [illegible] وہ دینی علم ہی ہے۔ پہلے زمانہ میں مسلمانوں نے دنیوی علوم کو دینی علوم کے طور پر ہی حاصل کیا تھا اور ان میں کمال حاصل کر کے دنیا کو بیش بہا فیض پہنچایا تھا حتیٰ کہ آج بھی دنیا ان کی خوشہ چینی پر مجبور ہے اس کے ثبوت میں حضور نے سپین میں مسلمانوں کے طویل دور حکومت میں [illegible] دنیوی علوم کی ترویج اور حیرت انگیز ترقی اور مسلمانوں میں سے [illegible] ابن رشد کے علمی کارناموں کا تفصیل سے ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے [illegible] نے مہارت دینی علوم کے طور پر حاصل کی تھی اور انہیں دنیا [illegible] بنانے کا کارنامہ انجام دیا تھا [illegible] ہر چیز کو کائنات میں [illegible] ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کا جلوہ یقین کر کے اسے آیت سمجھتے تھے اس لئے وہ اس سے پیار کرتے اور اس کے بارہ میں تحقیق سے کام لیتے اور اس سے فائدہ اٹھانے میں کوئی کمی نہ رہنے دیتے ہر چیز کو آیت یقین کرنے کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ دنیوی علوم کو بھی انہوں نے دینی علوم کے طور پر حاصل کیا اور نت نئے علوم کے دروازے ان پر کھلتے چلے گئے قرآن کریم کا بھی ایک اعجاز ہے کہ وہ اپنے حقیقی پیروؤں کو دنیا کے ہر میدان میں ایک بلند مقام پر فائز کر دیتا ہے جیسا کہ اس نے مسلمانوں کو ایک زمانہ میں جب [illegible] ایسی پر عمل کرتے رہے علم کے ہر شعبے میں بہت بلند مقام پر فائز کر دکھایا تھا آپ لوگوں کو بھی چاہیئے کہ آپ احمدی یعنی قرآن کریم کے سچے پیرو ہونے کی حیثیت میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کو بھی دینی علوم کے طور پر حاصل کریں، بڑی جدوجہد سے حاصل کریں اور نہ صرف حاصل کریں بلکہ ان میں بھی کمال کے درجہ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

اسلامی معاشرہ کے حسین پہلو

بعدہ حضور ایدہ اللہ نے اسلام کے پیش کردہ نہایت حسین معاشرہ کے قیام کی اہمیت ذہن نشین کراتے ہوئے فرمایا اسلام نے معاشرہ میں بڑا حسن پیدا کیا ہے [illegible] معاشرتی زندگی کے ایک ایک پہلو کو لیا ہے اور اس کے بارہ میں

ہماری رہنمائی کی [illegible] جب تک اس رہنمائی سے پورا پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے اس وقت تک معاشرہ میں وہ حسن پیدا نہیں ہو سکتا جو اسلام اس میں پیدا کرنا چاہتا ہے پہلی بنیادی چیز جس پر اس ضمن میں اسلام نے زور دیا ہے وہ باہمی محبت ہے اسلامی معاشرہ تبھی قائم ہو سکتا ہے کہ آپس میں محبت ہو۔ ہر شخص کے ایک دوسرے کے لئے دل میں رغبت پیدا ہو۔ ایک دوسرے سے گھن نہ آئے۔

حضور نے فرمایا معاشرتی زندگی کے اس بنیادی اصل کے علاوہ [illegible] کی ہر حرکت و سکون کی تہذیب و تادیب کا اہتمام کیا ہے۔ اور اس کے متعلق تفصیلی ہدایات دی ہیں مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کھانا کھاؤ تو طشتری میں سے [illegible] اپنے سامنے سے اور [illegible] ہاتھ سے اسی طرح لباس کے بارہ میں حضرت [illegible] کے مجدد حضرت عثمان بن فودی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ ہے کہ جو بھی سادہ اور باوقار لباس میسر آ جائے پہنا جا سکتا ہے کسی خاص طرز کے لباس کی تخصیص نہیں آپ نے مختلف وقتوں میں [illegible] لباس زیب تن فرمائے آپ نے کرتہ بھی پہنا اور تہبند بھی باندھا اور پاجامہ بھی استعمال فرمایا اسی طرح آپ نے سر پر رومال بھی باندھا اور عمامہ بھی [illegible] ٹوپی بھی پہنی اسی طرح حضرت عثمان بن فودی نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ہر سادہ اور باوقار لباس اسلامی لباس ہے خواہ وہ کسی بھی طرز اور ساخت کا ہو اس تعریف کے ساتھ کوئی بھی لباس غیر اسلامی نہیں قرار دیا جا سکتا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کہنا اور دوسری طرف لباس وغیرہ کے بارے میں کسی خطہ کے لوگوں پر الٹا بوجھ ڈال دینا کہ وہ برداشت نہ کر سکیں عقلمندی نہیں ہے الغرض اسلام نے معاشرتی زندگی سے متعلق بہت پُرحکمت اور بہت تفصیلی ہدایات دے کر معاشرہ میں بڑا حسن پیدا کیا ہے۔ اسلامی معاشرہ کا اپنی زندگیوں میں حسین نمونہ پیش کرنا احمدیوں کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔

حضور نے اسلام کی [illegible] حیات اجتماعی کے ایک اور بنیادی اصل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا جہاں [illegible] سے زیادہ آدمی جمع ہوں ان کے لئے باہم مل کر رہنا ضروری ہے اور یہ کہ وہ آپس میں [illegible]

جھگڑا نہ کریں اور ایک دوسرے کے لئے درپے آزار نہ ہوں کیونکہ باہمی جھگڑا الفت کے بنیادی اصول کے سراسر منافی ہے حج بھی حیاتِ اجتماعی کے ایک اہم الشان پہلو کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے تعلق میں فرمایا ہے۔

لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

یعنی حج کے ایام میں کوئی شہوانی اور لڑائی جھگڑا کرنا جائز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ لڑائی جھگڑا اجتماعی زندگی کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے اسی لئے اسلام نے اس سے سختی سے منع کیا ہے اور اسی لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں احمدیوں کو آپس میں لڑنے نہیں دوں گا باہم پیار سے رہو انتقام لینے کے درپے نہ ہو۔ معاف کرنا سیکھو ایک دوسرے کی مدد کرو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تمہارے سامنے ہے آپ نے فتح مکہ کے موقع پر انتہائی دکھ پہنچانے والے جانی دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف کر دیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ میں اپنے رب سے دعا کروں گا کہ وہ انہیں معاف کر دے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے آپس میں لڑیں، جماعت میں اس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

حضور نے جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے ایک بہت بڑے فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا ہم احمدیوں پر بہت بڑا فضل و احسان ہے کہ وہ ہمیں اسلام کے ثمرات سے مسلسل متمتع کر رہا ہے۔ ہمارے مردوں، عورتوں اور بچوں تک کو وہ رویا و صالحہ کے ذریعہ مستقبل کی خبریں دیتا ہے اور پھر انہیں وہ پورا کر دکھاتا ہے اس سلسلہ میں حضور نے ایک احمدی خاتون کا خواب بیان کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اسے حرف بحرف پورا کر دکھایا۔ اسی طرح حضور نے خود اپنے بعض الہامات بھی سنائے اور انتہائی مخالف اور ناسازگار حالات کے باوجود ان کے پورا ہونے کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا۔ اور پھر فرمایا اگر آپ خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس کی قدر نہیں کرتے تو آپ سے زیادہ بدبخت کوئی نہیں۔

حضور نے بعد ازاں تمام احمدیوں کو نہایت پیار سے پرزور نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا نماز باجماعت پڑھا کریں اور خدا تعالیٰ سے بے وفائی کرنے کا خیال بھی دل میں نہ آنے دیں یہ کبھی نہ سوچیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کر سکتے ہیں کیونکہ ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں مقدور بھر شکر ادا کرنا آپ کا فرض ہے اس میں کمی نہ آنے دیں

حضور نے فرمایا ایک بات اور یاد رکھیں کہ کسی کے خلاف بد دعا نہیں کرنی یہ خدا کا کام ہے کہ وہ اپنے کسی بندے سے کیا سلوک کرے۔

پھر فرمایا ایک بڑا اعلان کر دو ہر دل کو اسلام کا عملی نمونہ دکھانے کا وقت آ گیا ہے۔ بہت تیزی سے دنیا میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ یہ غفلت سے کام لینے کا وقت نہیں ہے بلکہ پوری بیداری، چوکسی اور تعہد کے ساتھ اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے، خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کا وقت ہے وقت کی اہمیت کو پہچانو اور اپنی اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے مستعد ہو جاؤ۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ حاضرین کو باری باری شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ مصافحوں کا یہ سلسلہ ساڑھے دو بجے بعد دوپہر تک جاری رہا جس کے بعد حضور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں جہاں حضور قیام فرما تھے تشریف لے گئے۔

ساڑھے چار بجے سہ پہر حضور نے مسجد فضل عمر میں تشریف لا کر ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ہمبرگ کے معروف باغ کی سیر

سورج غروب ہونے پر حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھانے کے بعد دس بجے شام کے قریب اہل قافلہ اور متعدد مقامی احباب کے ہمراہ ہمبرگ کا معروف باغ جو "پلانٹن انڈ بلومن" —— (PLANTEN UND BLUMEN) کے نام سے موسوم ہے دیکھنے تشریف لے گئے اس باغ کی نمایاں خصوصیت جس کی وجہ سے یہ مشہور ہے یہ ہے کہ اس میں موسم گرما کے دوران ہر شام ایک بہت وسیع و عریض تالاب میں ایک خاص ترتیب سے لگے ہوئے لاتعداد فوارے کھولے جاتے ہیں جن کا پانی میوزک کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ بلند ہوتا اور نیچے گرتا ہے اور ساتھ کے ساتھ ہوا میں بلند ہونے والا پانی بجلی کی مختلف النوع رنگ دار روشنیوں کی شعاعوں کے زیر اثر لمحہ بہ لمحہ اپنا رنگ بدل رہا ہوتا ہے۔ حضور نے پہلے سے مقررہ ایک مخصوص جگہ ہمراہ آنے والے احباب کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھ کر قریباً نصف گھنٹہ تک یہ نظارہ دیکھا اور پھر مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے۔

۲۱ جولائی ۱۹۸۰ء بروز پیر

۲۱ جولائی کا دن ہمبرگ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا آخری دن تھا کیونکہ اس سے اگلے روز ۲۲ جولائی کی صبح کو حضور نے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن روانہ ہونا تھا اس روز حضور نے ایک وسیع پریس کانفرنس سے خطاب فرما کر اسلام کے خلاف یورپ میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔

پریس کانفرنس

یہ پریس کانفرنس ہمبرگ کے ہوٹل انٹرکانٹی نینٹل میں گیارہ بجے قبل دوپہر منعقد ہوئی اور قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہی اس میں ہمبرگ سے شائع ہونے والے اخبارات و رسائل اور نیوز ایجنسیوں کے ایک درجن رپورٹرز اور فوٹو گرافرز شریک ہوئے انہوں نے دنیا کے بعض حصوں میں رونما ہونے والے تازہ واقعات کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کے متعلق متعدد سوالات کئے جن کے حضور نے بہت مدلل اور تفصیلی جوابات دے کر یورپ میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔

سوالات زیادہ تر مسئلہ جہاد، اسلام کی بزور بالجبر اشاعت، اسلام میں عورتوں کی حیثیت حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور اسلامی فرقوں کے باہمی اختلافات کے متعلق تھے اور تمام تر غلط فہمیوں پر مبنی تھے حضور نے تفصیل سے بتایا کہ اسلام ہرگز تلوار کے بل پر نہیں پھیلا اور نہ اسلام مذہب کی بالجبر اشاعت کا قائل ہے بلکہ یہی ایک مذہب ہے جس نے بالجبر اشاعت کی پوری شدت سے مخالفت کی ہے۔ اس نے دین کے معاملہ میں جبر کو روا رکھا ہی نہیں۔ حضور نے از روئے قرآن جہاد کی وضاحت کے بعد بتایا جارحانہ جنگ کے معنوں میں قرآن نے کہیں جہاد کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اس نے دین کو تلوار کے زور سے مٹانے والوں کے خلاف آخری چارہ کار کے طور پر صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے اور وہ بھی بعض شرائط کے ساتھ حضور نے اخبار نویسوں کے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا آپ سوچیں اور غور کریں تلوار اٹھانے میں پہل کرنے والوں کے خلاف خود حفاظتی کے پیش نظر تلوار اٹھانا کیسے قابل اعتراض ہو سکتا ہے اسلامی اصطلاح کی رو سے سب سے افضل اور مقدم جہاد خود اپنے نفس کا جہاد ہے دوسرے نمبر پر جہاد نام ہے دلائل و براہین کے ذریعہ اسلام کی پُرامن اشاعت کا۔ تیسرے نمبر پر اسلام نے دین کو بزور شمشیر مٹانے کی نیت سے حملہ آور ہونے والوں کے خلاف بعض شرائط کے ساتھ دفاعی جنگ کو بھی جہاد قرار دیا ہے جماعت احمدیہ جہاد کی ان تینوں اقسام پر ایمان رکھتی ہے۔

اسی طرح حضور نے اسلام کی رو سے بحیثیت انسان ہونے کے مرد اور عورت میں کامل مساوات کی اسلامی تعلیم کو بھی تفصیل سے بیان کیا نیز انجیل اور قرآن مجید کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور زخموں کے مندمل ہونے کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت کرنے اور وہاں تک پہنچنے پر اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو راہ ہدایت پر لانے کے بعد طبعی طور پر وفات پانے پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور آخر میں حضرت مہدی موعود کے ذریعہ اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے اور نوع انسان کے امت واحدہ بننے کا بھی وضاحت سے ذکر کیا اور بتایا کہ یہ غلبہ محبت اور پیار سے انسانوں کے دل جیتنے کے نتیجہ میں ظاہر ہوگا۔ اور یہ بات ظاہر ہوگا کہ آج دنیا جن مسائل سے دوچار ہے انہیں صرف اسلامی تعلیم پر ہی عمل پیرا ہو کر حل کیا جا سکتا ہے۔

ان وضاحتوں کے دوران اخبار نویسوں نے حضور کے ارشادات کو براہ راست سنتے ہوئے جب اسلامی دنیا میں رونما ہونے والے بعض حالیہ واقعات کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کو از خود متعین کرنے کی کوشش کی تو حضور نے فرمایا اول تو مذکورہ واقعات کی اصل تفاصیل اور وجوہات کا مجھے علم نہیں ہے دوسرے یہ کہ میں ایک مذہبی آدمی ہوں اس لئے میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ سیاسی واقعات کے بارہ میں محاکمہ کروں آپ لوگوں کو چاہئیے کہ آپ بعض مسلمان لیڈروں کی سیاسی حکمت عملی اور اسلامی تعلیم کو خلط ملط نہ کریں اسلام کو صرف قرآنی تعلیم کی رو سے پرکھیں جب آپ اسلام کا قرآنی تعلیم کی رو سے مطالعہ کریں گے تو اسلام پر اعتراض کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔

اس روز بھی حضور نے مسجد فضل عمر میں ظہر و عصر کی نمازیں نیز مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں جن میں احباب دور دور سے آ کر بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے اس طرح ۲۱ جولائی کی رات کو ہمبرگ میں حضور کا دس روزہ قیام نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ (بحوالہ الفضل ۲۵، ۲۷، ۲۸، ۳۰ اکتوبر ۸۰ء)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کئے جاتے ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۲۵۴: میں مظفر احمد اقبال ولد مکرم حافظ سعادت علی صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد میں صرف ایک پرانی گھڑی ہے جس کی قیمت -/۵۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ کسی قسم کی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ اس وقت ۳۵+۲۰۰ کل ۲۳۵ روپے لے رہا ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا نیز بوقتِ وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ ۲/۸/۸۰	مظفر احمد اقبال	بشیر احمد مہار دفتر بہشتی
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان	قادیان دارالامان	مقبرہ قادیان ۲/۸/۸۰

وصیت نمبر ۱۴۲۵۵: میں طاہرہ اقبال زوجہ مظفر احمد اقبال قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد ہار طلائی وزنی	۱/۲ تولہ	۶۰۰
(۲) تین عدد انگوٹھیاں طلائی	۱ تولہ	۱۲۰۰
(۳) بندے طلائی ۱/۲ تولہ		۶۰۰
(۴) ہاتھوں کے کڑے طلائی	۱ ۱/۲ تولہ	۱۸۰۰
(۵) ٹیکہ طلائی	۱/۲ تولہ	۶۰۰
کل میزان		۴۸۰۰

اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اگر میں زندگی میں کوئی آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دوں گی نیز بوقتِ وفات میرا جو ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند ہے جو مبلغ -/۲۵۰۰ روپے ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ ۲/۸/۸۰	طاہرہ اقبال	مظفر احمد اقبال
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ		خاوند موصیہ

وصیت نمبر: میں عارفہ سلطانہ بنت فتح محمد صاحب نائب … قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان، ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد میں صرف ناک کا پھول طلائی چھ رتی جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۱۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اگر میں زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور بوقتِ وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ ۱۲/۸/۸۰	عارفہ سلطانہ قادیان	ہدایت اللہ درویش
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان		۱۲-۸-۸۰

وصیت نمبر ۱۴۲۵۷: میں بشیر احمد ولد احمد حسین قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت خاکسار کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے میں ۱/۷/۸۰ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت کر رہا ہوں میری تنخواہ ۳۵+۳۰۵ = ماہوار ہے خاکسار اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا نیز بوقتِ وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبداللطیف ملکانہ	بشیر احمد	بشیر احمد مہار
کارکن دفتر بہشتی مقبرہ	معلم ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول	کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۱۴۲۵۸: میں صوفی عبدالشکور ولد گل شیر محمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن مکان نمبر ۳۱۴۹ جلال منزل گلی وکیل والی کوچہ پنڈت دہلی صوبہ دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت خاکسار کی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دوں گا۔ میری اس وقت ماہانہ آمد … روپے … رہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال آمد	صوفی عبدالشکور	شمشاد ۱/۵/۸۰

وصیت نمبر ۱۴۲۵۹: میں ابن عبدالبشیر ولد عمر صاحب قوم ماپلا پیشہ محرر عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۱۵/۹/۷۹ ساکن ٹیلی چری ضلع کینانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے میری ماہانہ آمد -/۲۰۰ روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دوں گا اور بوقتِ وفات میرا جو بھی ترکہ ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ایم کنہا مو	ابن عبدالبشیر	پی کے عبدالرحمن
ٹیلی چری کیرالہ	ٹیلی چری کیرالہ	ٹیلی چری کیرالہ

وصیت نمبر ۱۴۲۶۰: میں سید نصیر الدین احمد ولد مولوی سید بدر الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں مجھے ماہوار

۲۲۵/- روپے ملتے ہیں اس کے علاوہ میرے پاس ایک گھڑی ہے جس کی قیمت ۔۔۔ روپے ہے میں مندرجہ بالا جائیداد اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اور میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی میری یہ وصیت یکم ستمبر ۱۹۸۰ء سے نافذ کی جائے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید بدرالدین احمد والد موصی — سید نصیر الدین احمد ۳۱/۸/۸۰ — سید بشارت احمد

گواہ شد۔ عبداللطیف ملکانہ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۶۱

میں زیب النساء زوجہ سید نصیر الدین احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں منقولہ جائیداد درج ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۱۱۰۰
(۲) گلے کا ہار سوا تولہ ۔۔ ۱۵۰۰
(۳) کان کے کانٹے تقریباً ۵ گرام ۔۔ ۵۴۰
(۴) ریڈیو ایک عدد ۔۔ ۱۵۰
(۵) ٹیبل فین ایک عدد ۔۔ ۳۰۰
(۶) سلائی مشین ۔۔ ۲۵۰

کل ۔۔ ۳۸۴۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

سید بدرالدین احمد خسر موصیہ — زیب النساء ۳۱/۸ — سید بشارت احمد

گواہ شد: سید نصیر الدین احمد ۳۱/۸

وصیت نمبر ۱۴۴۶۳

میں برہان احمد ظفر ولد فضل الرحمن درویش قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار کی اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۲۵/- روپے ماہوار گزارہ دیتی ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور میری موت کے بعد بھی کوئی جائیداد ہو گی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد — العبد — گواہ شد

عبدالقادر درویش قادیان — برہان احمد کارکن دعوۃ و تبلیغ — دلاور خاں

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۴/۹ — ۱۴-۹-۸۰ — ۱۴-۹-۸۰

وصیت نمبر ۱۴۴۶۴

میں صدیقہ بیگم زوجہ شیخ عبدالصمد احمدی قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت نہ کوئی جائیداد منقولہ ہے اور نہ غیر منقولہ ہے اور نہ ہی میری اس وقت ماہوار آمد ہے البتہ میرے خاوند مکرم عبدالصمد صاحب بھدرک کے ذمہ حق مہر مبلغ ۲۰۰۰/- قابل ادا ہیں۔ اس رقم کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری وفات کے بعد جو بھی متروکہ جائیداد ثابت ہو گی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

مظفر احمد فضل — صدیقہ بیگم — عبدالصمد

انسپکٹر بیت المال آمد — ۱۰-۹-۸۰ — خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۱۴۴۶۵

میں قانتہ بیگم زوجہ شیخ عبدالودود قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔
(۲) البتہ منقولہ جائیداد از قسم زیورات مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ہیں۔
عہ/۱ تولہ سونا ٹیکہ ایک عدد۔ انگوٹھی ایک عدد بند ۔ ایک جوڑی قیمت اندازاً ۱۲۰۰/- روپے چاندی ۲۸ تولہ دکر پٹہ ایک عدد ۲۲ تولہ پائل جوڑی ۶ تولہ) قیمت اندازاً ۵۶۰/- روپے۔

حق مہر بذمہ خاوند مکرم شیخ عبدالودود صاحب واجب الادا ہے ۲۰۰۰/- روپے

کل میزان ۳۷۶۰/- روپے ہوا۔

میں مندرجہ بالا جائیداد و حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میری اس وقت ماہوار آمد کوئی نہیں ہے اگر میں کوئی آمد پیدا کروں یا جائیداد بناؤں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کروں گی میری وفات پر جو بھی متروکہ جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

مظفر احمد فضل انسپکٹر بیت المال ۱۰/۹/۸۰ — قانتہ بیگم ۱۰/۹/۸۰ — عبدالودود ۱۰/۹/۸۰

دعائے مغفرت:

قادیان ۱۷ نبوت (نومبر) آج بذریعہ ڈاک ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب سابق مبلغ ماریشس اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مکرم حافظ صاحب مرحوم سلسلہ کے دیرینہ اور مخلص خادموں میں سے تھے کافی عرصہ تک بیرونی ممالک میں بطور مبشر اسلام اہم خدمات بجا لانے کا موقعہ ملا اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندی درجات سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار: قریشی سعید احمد درویش قادیان

درخواستہائے دعا:

(۱) خاکسار کراچی پاکستان سے جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوا ہے میری مکمل صحت و سلامتی کے لئے نیز میری اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار: عبدالرحیم یونس بچھی میمن نزیل قادیان

(۲) خاکسار کی اہلیہ شگفتہ ناز صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار اور کمزور ہیں ہر ممکن علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا اسی طرح خاکسار کی بھتیجی عزیزہ تبسم بیگم سلمہا پیدائشی گونگی اور بہری ہے مبلغ ۱۱/- روپے بطور صدقہ ارسال کرتے ہوئے ہر دو کی معجزانہ شفایابی کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد رشید صدیقی کانپور (یو پی)

(۳) مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی، جنرل سیکرٹری سالانہ احمدیہ مسلم کانفرنس شاہجہانپور مبلغ بیس روپے مختلف مدات میں ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی نمایاں کامیابی اور بہترین نتائج برآمد ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

(ایڈیٹر بدر)

فہرست ۲

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانیوالے احباب

عیدالاضحیہ ۱۹۸۰ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دُعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ بیرونِ ہند:-

۱۵۰۔ مکرم اسماعیل سُبحان صاحب انگلینڈ ایک قربانی
۱۵۱۔ محترمہ یاسمین سبحان صاحبہ 〃 〃 〃
۱۵۲۔ مکرم خالد حامد سوکیہ صاحب 〃 〃 〃
۱۵۳۔ محترمہ شہناز سوکیہ صاحبہ 〃 〃 〃
۱۵۴۔ مکرم حاجن خان صاحب فجی 〃 〃
۱۵۵۔ مکرم [illegible] مقبول صاحب فجی ایک قربانی
۱۵۶۔ 〃 محمد حنیف صاحب 〃 〃 〃
۱۵۷۔ 〃 محمد حنیف احمد ناصر صاحب 〃 〃 〃
۱۵۸۔ محترمہ مریم بی صاحبہ 〃 〃 〃
۱۵۹۔ مکرم محمد یوسف خاں صاحب 〃 〃 〃
۱۶۰۔ محترمہ آمنہ بیگم باجوہ صاحبہ کینیڈا 〃 〃

☆ قبل ازیں جماعت احمدیہ برطانیہ کی جانب سے بحیثیت مجموعی پینتالیس قربانیوں کی رقم بھجوائے جانے کی اطلاع دی گئی تھی۔ ان میں سے ۳۳ قربانیاں مندرجہ ذیل احباب و مستورات کی طرف سے دی گئی ہیں:-

۱۔ محترم حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی لنڈن ایک قربانی
۲۔ مکرم حاجی عبد الرزاق بٹ صاحب لنڈن 〃 〃
۳۔ 〃 ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر ڈار صاحب 〃 〃 〃
۴۔ 〃 الحاجی ابراہیم آتا آپو صاحب 〃 〃 〃
۵۔ 〃 داؤد بشارت احمد خان صاحب 〃 〃 〃
۶۔ 〃 عبد الکریم بٹ صاحب 〃 〃 〃
۷۔ 〃 محمد اجمل خان غوری صاحب 〃 〃 〃
۸۔ 〃 ندیم وانڈربن صاحب 〃 〃 〃
۹۔ 〃 غلام احمد چغتائی صاحب 〃 〃 〃
۱۰۔ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ صالح محمد صاحب مرحوم 〃 〃 〃
۱۱۔ مکرم نذیر احمد صاحب ڈار 〃 〃 〃
۱۲۔ 〃 ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈار 〃 〃 〃
۱۳۔ 〃 محمد اکرم خان صاحب غوری 〃 〃 〃
۱۴۔ 〃 شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل 〃 〃 〃
۱۵۔ 〃 بشیر احمد آرچرڈ صاحب گلاسگو 〃 〃
۱۶۔ مکرم یوسف ادسائی صاحب لنڈن ایک قربانی
۱۷۔ 〃 داؤد احمد صاحب گلزار 〃 〃 〃
۱۸۔ 〃 حمید اللہ خان صاحب پسر مولوی عنایت اللہ خان صاحب 〃 〃
۱۹۔ 〃 منیر احمد صاحب کھوکھر 〃 〃
۲۰۔ 〃 ڈاکٹر محمود علی خان صاحب دو 〃
۲۱۔ 〃 U.S.A. ARKANSAS - PINEBLUFF دو 〃
۲۲۔ مسز حمیدہ فضل الٰہی صاحب راجپوت ایک 〃
۲۳۔ مکرم سید خورشید احمد صاحب آف ووکنگ 〃 〃
۲۴۔ 〃 چوہدری عبد اللطیف صاحب ہانسلو 〃 〃
۲۵۔ 〃 رفیق احمد صاحب ہانسلو 〃 〃
۲۶۔ 〃 اے۔ کیو۔ طاہر صاحب 〃 〃
۲۷۔ 〃 مشہود احمد گلزار صاحب لنڈن 〃 〃
۲۸۔ 〃 محمد عارف بھٹی صاحب آف نیروبی 〃 〃
۲۹۔ 〃 سید محمد سرور شاہ صاحب 〃 〃
۳۰۔ 〃 ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب ہارٹلے پول 〃 〃
۳۱۔ 〃 محمود احمد گلزار صاحب پسر داؤد احمد گلزار صاحب 〃 〃

کتابچہ

"یاجوج و ماجوج کی حقیقت اور اُن کا انجام"

بزبان تامل

جماعت احمدیہ مدراس سے شائع ہونے والے تامل رسالہ راہِ امن میں پچھلے پانچ مہینوں میں مذکورہ بالا عنوان پر خاکسار کا ایک مضمون قسط وار شائع ہوا تھا۔ اب کئی احمدی اور غیر احمدی احباب کی خواہش پر اس مضمون کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ جس میں قرآن مجید۔ بائیبل۔ احادیث اور حالاتِ حاضرہ کی روشنی میں یاجوج و ماجوج کی حقیقت اُن کے کاموں اور انجام وغیرہ عنوانات پر بالتفصیل روشنی ڈالی گئی ہے۔

ضرورت مند احباب ایک روپیہ کا پوسٹل سٹامپ بھیج کر یہ کتابچہ طلب کر سکتے ہیں۔ کتاب ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر کوشش کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنادے۔ آمین۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ
AHMADIYYA MUSLIM MISSION
U.I. COLONY. MADRAS - 600024.

ضروری اعلان برائے انتخاب لجنات بھارت

ماہ ستمبر ۱۹۸۰ء میں ہر لجنہ کا نیا انتخاب آئندہ تین سال کے لئے ہونا تھا جس کے لئے اخبار بدر میں اعلان کے علاوہ سرکلر بھی تمام لجنات کو بھجوایا جا چکا ہے۔ لیکن اب تک ۵۷ لجنات میں سے صرف ۲۷ کے انتخابات موصول ہوئے ہیں۔ جبکہ لجنہ کا نیا سال شروع ہوئے ایک مہینہ ہو چکا ہے۔ جن لجنات نے ابھی تک اپنے انتخابات نہیں کروائے وہ فوری طور پر انتخابات کروا کر منظوری حاصل کریں تاکہ نئی عہدیداران لجنہ کا کام جلد سے جلد سنبھال سکیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

مجالسِ انصار اللہ کے نصاب تعلیمی کا امتحان

انصار اللہ کے تعلیمی نصاب یعنی کتاب "کشتی نوح" کے امتحان کے بارہ میں قبل ازیں اخبار "بدر" میں اعلان شائع ہو چکا ہے۔ اس امتحان کی تاریخ ۳۰/۱۱/۸۰ مقرر کی گئی ہے اگر کسی جماعت کے مخصوص حالات کے پیشِ نظر یہ تاریخ اس کے لئے مناسب نہ ہو تو وہ اس میں حسب ضرورت مناسب تبدیلی کر سکتے ہیں۔ متعلقہ عہدیداران کرام سے توقع ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اراکین مجلس انصار اللہ کو اس میں شریک کرنے کی کوشش فرماویں گے۔ جو ممبران تحریری امتحان دے سکتے ہیں اُن سے تحریری امتحان لیا جائے۔ اور بعد امتحان پرچہ جات قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پتہ پر ارسال کئے جائیں۔ اور جو ممبران تحریری امتحان نہ دے سکتے ہوں اُن کو زبانی امتحان دینے کی سہولت دی جائے۔ اور زبانی امتحان کے نتیجہ سے مرکز کو مطلع کیا جائے۔ تاکہ تمام امتحان میں شریک ہونے والے ممبران کے نتیجہ کا بیک وقت اعلان کرایا جا سکے۔

اُمید ہے متعلقہ عہدیداران کرام اس بارہ میں پوری فرض شناسی سے کام لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑشیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۴ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE :- 76360.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

ترجمہ :- "تجھے دُور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا ۸۹ واں عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں :-
"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے، اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا"
(الوصیۃ)

انشاء اللہ

۱۸-۱۹-۲۰ فتح ۱۳۵۹ ہش / دسمبر ۱۹۸۰ء بروز جمعرات - جمعہ - ہفتہ

مقامِ اجتماع
محلہ احمدیہ قادیان!
ضلع گورداسپور (پنجاب)

تحقیقِ حق اور تعلیمِ اسلام و صداقتِ احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ
پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

حضرت امامِ جماعتِ احمدیہ کے رُوح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے رُوحانی اور علمی موضوعات پر جماعتِ احمدیہ کے علماءِ کرام خطاب فرمائیں گے۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت غلبۂ رُسل کی شکل میں۔
(۲) اسلام کا اقتصادی نظام (کمیونزم سے موازنہ)۔
(۳) اسلام اور امنِ عالم۔
(۴) احیائے اسلام و نشأۃِ ثانیہ۔
(۵) بنی نوعِ انسان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات۔
(۶) کسرِ صلیب۔
(۷) پندرہویں صدی کا آغاز اور ظہور مہدی علیہ السلام۔
(۸) احمدیت کا اثر و نفوذ اکنافِ عالم میں۔
(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔
(۱۰) جماعتِ احمدیہ کی خصوصیات۔
(۱۱) خلافتِ ثالثہ کی برکات۔
(۱۲) ذکرِ حبیب (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت و سوانح)
(۱۳) اکنافِ عالم میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے حالات غیر مُلکی مہمانوں کی زبانی ۔

نوٹ

(۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔
(۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔
(۳) ہمارا جلسہ سالانہ خالص رُوحانی اور مذہبی جلسہ ہے اِس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔
(۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سُنا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار :- الحاج بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) بھارت